آسان منطق

تالیف

حضرت مولانا مفتی **سعید احمد** صاحب پالن پوری

استاذ دار العلوم دیوبند

جامعہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سیر امیکا، بیرا، موزمبیق، افریقہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى، وصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى۔

پون صدی پہلے ایک چھوٹا سا بابرکت رسالہ لکھا گیا، جس کا نام "تیسیر المنطق" ہے۔ یہ رسالہ جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب گنگوہیؒ کی تصنیف ہے۔ اس کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس پر حکیم الامت حضرت اقدس مولانا تھانویؒ نے حاشیہ لکھا ہے جس کا نام "تسہیر المنطق" ہے، پھر مولانا جمیل احمد صاحب تھانویؒ نے بھی اس پر حاشیہ تحریر فرمایا جس کا نام "تفسیر المنطق" رکھا۔ نیز اس رسالہ کے لیے یہ بات بھی قابل فخر ہے کہ حضرت اقدس مولانا صدیق احمد صاحب انبہٹویؒ (خلیفۂ اجل حضرت گنگوہیؒ) نے اس کی نوک پلک درست کی ہے اور اس پر تقریظ تحریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ارقام فرمایا ہے کہ:

ظاہر ہے کہ منطق ایک مشکل علم ہے، خصوصاً طلبہ کو اول شروع میں مسائل منطقیہ سمجھنے میں بہت ہی دشواری ہوتی ہے۔ بلکہ احقر کا خیال ہے کہ اول چند رسائل میں طلبہ سمجھتے ہی نہیں، یا کم سمجھتے ہیں۔ اب سے تیس چالیس سال ہوئے جن طلبہ میں فارسی کی استعداد عمدہ ہوتی تھی، اور فارسی پڑھے ہوئے طلبہ مدارس عربی میں آتے تھے تو بوجہ استعدادِ فارسی کچھ سمجھ جاتے تھے۔ اب سالہا سال سے طلبۂ عربیہ ایسے آتے ہیں جن میں استعدادِ فارسی نہیں ہوتی۔ پس مولوی صاحب موصوف نے نہایت احسان اس زمانہ کے طلبہ پر فرمایا جو اردو کی سلیس عبارت میں

مسائلِ منطقیہ کو واضح فرمادیا ہے، جو غیر فارسی داں بھی اس کے ذریعہ سے مسائلِ منطقیہ سمجھ سکتے ہیں۔ واقعی یہ کتاب ''تیسیرالمنطق'' بہت ہی مفید، بعبارتِ واضحہ تصنیف فرمائی ہے۔ (اقتباس از تقریظِ کتاب)

حضرت انبہٹوی ؒ نے یہ تحریر ۱۳۳۸ھ میں آج سے اُناسی (۷۹) سال پہلے لکھی ہے۔ اور اب تو کایا ہی پلٹ گئی ہے، بات کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے، حال زبوں تر ہو گیا ہے۔ اس لیے اب اس رسالہ کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

اَسّی سال کے اس طویل عرصہ میں زبان اور اندازِ بیان میں بھی تبدیلی آگئی ہے۔ اور استعدادیں بھی مزید کمزور ہو گئی ہیں، اس لیے اب طلبہ کو اردو کا یہ رسالہ بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کئی بار یہ مبارک رسالہ اپنے بچوں کو پڑھایا ہے اور ہر بار یہ خیال آتا تھا کہ اس کی ترتیب ضروری ہے۔ میں چند باتیں محسوس کرتا تھا۔ مثلاً

۱۔ بعض اسباق میں دراز نفسی ہے، ان میں بچوں کو یہ دشواری پیش آتی ہے کہ کیا یاد کریں؟ ساری عبارت یاد کریں تو کہاں تک کریں؟ اور خلاصہ کریں تو کس طرح کریں؟ (میں تو بچوں کو عبارت پر نشان لگا کر دیتا تھا کہ اتنے الفاظ بعینہٖ یاد کرلو باقی مفہوم یاد کرو)۔

۲۔ بعض اسباق میں طول ہے، وہ ایک دن میں نہیں پڑھائے جا سکتے ان کو بیچ میں روکنا ضروری ہے، مگر کہاں روکا جائے یہ سمجھ میں نہیں آتا۔

۳۔ زبان قدیم ہوگئی ہے اس وجہ سے بھی طلبہ کو فہم میں دشواری پیش آتی ہے۔

۴۔ بار بار کتاب چھپنے سے اور ناشرین کی مہربانی سے حواشی ادھر اُدھر ہوگئے ہیں، بلکہ بعض تمرینات خلط ملط ہوگئی ہیں جس سے مطالعہ میں اور پڑھانے میں دشواری ہوتی ہے۔

مگر بایں ہمہ کتاب کا نعم البدل تو کیا بدل بھی بازار میں نہیں آیا ہے۔نئ جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ اپنی افادیت کے باوجود ''تیسیر المنطق'' کا بدل نہیں بن سکتیں۔البتہ ایک نوجوان فاضل جناب مولانا محمد زاہد صاحب مظاہری نے ''تبیین المنطق ''کے نام سے ''تیسیر المنطق'' کی شرح لکھی ہے، جو طلبہ اور اساتذہ کے لیے خاصہ کی چیز ہے، مگر وہ بہرحال شرح ہے درسی کتاب نہیں ہے، اس لیے میری عرصہ سے خواہش تھی کہ اس رسالہ کو مرتب کروں، اب کہیں جاکر یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا ہے۔ترتیب میں درج ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

۱۔اسباق مختصر کیے گئے ہیں اور ان کی تعداد بڑھائی گئی ہے۔پہلے کتاب میں تیئیس سبق تھے اب پینتالیس اسباق ہیں۔

۲۔ہر اصطلاح واضح اور مختصر عبارت میں لکھی گئی ہے تاکہ طلبہ اس کو یاد کرسکیں۔

۳۔تمرینات بڑھائی گئی ہیں تاکہ کتاب کے مضامین بار بار سنے جا سکیں۔

۴۔متفرق حواشی کو ملاکر ایک حاشیہ بنایا گیا ہے تاکہ مطالعہ میں سہولت ہو۔

۵۔حسبِ ضرورت مزید حواشی بڑھائے گئے ہیں۔نیز کتاب کے آخر میں ضمیمہ لگایا گیا ہے جس میں تمرینات کا حل ہے تاکہ بوقتِ ضرورت اس کی طرف مراجعت کی جا سکے۔

۶۔کتاب میں ایک دو جگہ تسامح تھا اور حاشیہ میں حضرت تھانویؒ نے اس پر تنبیہ بھی فرمائی تھی، اس کو اصل کتاب میں لے لیا ہے، اور تعبیر بدل دی ہے یا مثال بدل دی ہے۔

۷۔ تمرینات میں سے ایک دو مثالیں حذف کر دی ہیں۔ جیسے: تار کے کھٹکے کی آواز، کیوں کہ یہ نامانوس مثالیں تھیں، سمجھانی پڑتی تھیں اور مثال جب سمجھانی پڑے تو وہ مثال نہیں رہتی خود مسئلہ بن جاتی ہے۔ مثال وہی ہے جو خود واضح ہو اور مسئلہ سمجھنے میں مدد دے۔

اب اساتذۂ کرام سے گزارش ہے کہ وہ بچوں کو کتاب سمجھا کر پڑھائیں، مگر لمبی تقریر نہ کریں۔ مثالیں بڑھائیں اور مسئلہ ذہن نشیں کرائیں اور بچوں کو چاہیے کہ کتاب خوب یاد کریں۔ کم از کم ہر اصطلاح کی جو تعریف ہے وہ بلفظہٖ یاد کریں۔

مثال کی عبارت یاد نہ کریں، صرف مفہوم یاد کرلیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ کو بھی اصل کی طرح قبول فرمائیں اور اس سے بھی نونہالوں کو فیض یاب فرمائیں۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

سعید احمد عفااللہ عنہ پالن پوری

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

تصورات کی بحث

پہلا سبق

علم اور اس کی قسمیں

علم: کسی چیز کی صورت کا ذہن میں آنا۔جیسے: کسی نے بولا زید اور ذہن میں اس کی صورت آگئی تو یہ زید کا علم ہے۔

علم کی دو قسمیں ہیں:

تصور	تصدیق

ا۔تصدیق اس بات کا علم ہے کہ فلاں چیز فلاں چیز ہے یا فلاں چیز نہیں ہے۔جیسے یہ جاننا کہ زید عمر کا باپ ہے یا زید عمر کا باپ نہیں ہے۔

۲۔تصور وہ علم ہے جو تصدیق جیسا نہ ہو یعنی اس میں حکم نہ ہو۔جیسے: صرف زید کو جاننا یا غُلامُ زَیدٍ کو نسبتِ تامہ خبریہ کے بغیر جاننا۔

تمرین

امثلۂ ذیل میں غور کرکے بتاؤ کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون؟

زید کا گھوڑا	عمرو کی بیٹی	زید کا غلام	ٹوپی
اچھی ٹوپی	بکر خالد کا بیٹا ہو گا	ٹھنڈا پانی	حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں
جنت	دوزخ	جنت کی نعمتیں	دوزخ کا عذاب
جنت برحق ہے	قبر کا عذاب حق ہے	دہلی	مکہ معظمہ

دوسرا سبق

تصور وتصدیق کی قسمیں

تصور کی دو قسمیں ہیں:

تصورِ بدیہی	تصورِ نظری

۱۔تصورِ بدیہی ایسی چیز کا جاننا ہے جس کی تعریف بتانے کی ضرورت نہ ہو، یعنی پہچانوائے بغیر وہ سمجھ میں آجائے۔جیسے: آگ، پانی، گرمی، سردی کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، سنتے ہی خود بخود یہ چیزیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔

۲۔تصورِ نظری ایسی چیز کا جاننا ہے جو تعریف بتائے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔جیسے: اسم، فعل، حرف، معرب، مبنی، جن، فرشتہ ، بھوت، دیو۔

تصدیق کی بھی دو قسمیں ہیں:

تصدیق بدیہی	تصدیق نظری

۱۔تصدیقِ بدیہی وہ تصدیق ہے جس کے لیے دلیل بنانے کی ضرورت نہ ہو۔جیسے: دو چار کا آدھا ہے اور ایک چار کا چوتھائی ہے۔

۲۔تصدیقِ نظری وہ تصدیق ہے جس کے لیے دلیل بنانے کی ضرورت ہو۔جیسے: پریاں موجود ہیں۔رب العالمین ایک ذات پاک ہے۔

تمرین

بتاؤ امثلۂ ذیل میں کون تصور وتصدیق بدیہی ہے اور کون نظری؟

پلِ صراط	جنت	دوزخ	قبر کا عذاب
چاند	سورج	آسمان	زمین
دوزخ موجود ہے	میزانِ عمل	جنت کی نعمتیں	عمرو کا بیٹا کھڑا ہے
حوضِ کوثر	کوثر جنت کی نہر ہے	آفتاب روشن ہے	بغداد
امریکہ		معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے	

تیسرا سبق

تعریف، دلیل، نظر وفکر، ترتیب، منطق کی تعریف، غرض اور موضوع

تعریف، معرّف اور قول شارح: دو یا زیادہ معلوم تصورات کو ملاکر کسی نا معلوم تصور کو حاصل کرنا۔ جیسے: کسی کو حیوان (جان دار) اور ناطق (عقل مند) کا علم ہے، اس نے دونوں کو ملایا تو حیوانٌ ناطقٌ ہوا، یعنی وہ جان دار مخلوق جو عقل کامل رکھنے والی ہے، اس سے اس کو انسان نامعلوم کا علم ہوگیا تو یہ حیوانٌ ناطقٌ، انسان کی تعریف ہے، اس کو انسان کا معرِّف بھی کہتے ہیں اور اسی کو قولِ شارح بھی، یعنی وضاحت کرنے والی بات۔

دلیل اور حجت: دو یا زیادہ معلوم تصدیقات کو ملا کر کسی نا معلوم تصدیق کو حاصل کرنا۔ جیسے: کسی کو معلوم ہے کہ انسان جان دار ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ہر جان دار جسم والا ہے۔ پس جب وہ ان دونوں باتوں کو ملائے گا تو اس کو اس بات کا علم ہوجائے گا کہ انسان جسم والا ہے۔

نظر وفکر: دو یا زیادہ جانی ہوئی باتوں کو ملا کر کسی نا معلوم چیز کا علم حاصل کرنا۔ مثالیں اوپر گزریں۔

ترتیب: معلوم تصورات اور تصدیقات کو صحیح ڈھنگ سے مرتب کرنا۔

منطق : وہ علم ہے جو نظر وفکر میں غلطی ہونے سے بچائے۔

موضوع : ہر علم کا وہ چیز ہے جس کے حالات سے اس علم میں بحث کی جائے۔ جیسے: نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔

منطق کا موضوع : وہ تعریفات اور دلیلیں ہیں جن سے انجانے تصور وتصدیق کا علم حاصل ہو۔

منطق کی غرض : نظر وفکر کا صحیح ہونا ہے۔

چوتھا سبق

یہ سبق گزشتہ اسباق کو مضبوط کرنے کے لیے ہے۔استاذ صاحب سوال کریں اور طلبہ جواب دیں۔

علم کی تعریف بتاؤ	تصور کی تعریف بتاؤ
تصدیق کی تعریف بتاؤ	تصور بدیہی کی تعریف اور مثال بیان کرو
تصور نظری کی تعریف اور مثالیں بیان کرو	تصدیق بدیہی کی تعریف مع مثال بیان کرو
تصدیق نظری کی تعریف مع امثلہ بیان کرو	معرف کی تعریف بیان کرو
تعریف کس کو کہتے ہیں؟	قول شارح کس کو کہتے ہیں؟
دلیل کی تعریف بیان کرو	حجت کس کو کہتے ہیں؟
نظر وفکر کی تعریف بتاؤ	منطق کی تعریف بیان کرو
ترتیب کس کو کہتے ہیں؟	موضوع کی تعریف کرو
منطق کی غرض کیا ہے؟	منطق کا موضوع کیا ہے؟

پانچواں سبق

دلالت اور وضع

دلالت: کسی چیز کا خود بخود قدرتی طور سے یا کسی کے مقرر کرنے سے ایسا ہوناکہ اس کے جاننے سے دوسری نامعلوم چیز کا علم حاصل ہوجائے۔جیسے: لفظ ''قلم'' سن کر لکھنے کا آلہ سمجھ میں آجاتا ہے اور دھواں دیکھ کر آگ کا علم ہوتا ہے، یہ دلالت ہے۔

دال: پہلی چیز جس سے علم ہوا ہے۔جیسے: لفظ ''قلم'' اور دھواں۔

مدلول: دوسری چیز جس کا علم ہوا ہے۔جیسے: لکھنے کا آلہ اور آگ۔

وضع: ایک چیز کو دوسری چیز کے لیے اس طرح خاص کر دینا کہ پہلی چیز جانتے ہی دوسری چیز معلوم ہوجائے۔جیسے: لفظ ''قلم'' لکھنے کے آلہ کے لیے مقرر کیا گیا ہے، اور لفظ ''چاقو'' کاٹنے کے آلہ کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔پس لفظ قلم سے لکھنے کا آلہ اور لفظ چاقو سے کاٹنے کا آلہ جو سمجھا جاتا ہے وہ وضع کی وجہ سے سمجھا جاتا ہے۔

موضوع: پہلی چیز جس کو خاص کیا گیا ہے۔جیسے: لفظ قلم اور چاقو۔

موضوع لہٗ: دوسری چیز جس کے لیے خاص کیا گیا ہے۔جیسے: لکھنے کا آلہ یعنی پین اور کاٹنے کا آلہ یعنی دستہ اور پھل کا مجموعہ۔

چھٹا سبق

دلالت کی قسمیں

دلالت کی دو قسمیں ہیں:

دلالتِ لفظیہ	دلالتِ غیر لفظیہ

دلالتِ لفظیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو۔جیسے: لفظ زید کی دلالت اس کی ذات پر۔

دلالتِ غیر لفظیہ: وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو۔جیسے: دھویں کی دلالت آگ پر۔

پھر دلالتِ لفظیہ کی تین قسمیں ہیں:

وضعیہ	طبعیہ	عقلیہ

ا۔دلالت ِلفظیہ وضعیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو۔ جیسے: لفظ زید کی دلالت اس کی ذات پر۔

۲۔دلالتِ لفظیہ طبعیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت طبیعت کے تقاضے سے ہو۔جیسے: آہ آہ کی دلالت کسی سخت تکلیف پر۔

۳۔دلالت لفظیہ عقلیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت عقل کے تقاضے سے ہو۔جیسے: دیوار کے پیچھے سے سنے ہوئے لفظ دیز کی دلالت کسی بولنے والے پر۔

اسی طرح دلالتِ غیر لفظیہ کی بھی تین قسمیں ہیں:

وضعیّہ	طبعیہ	عقلیہ

۱۔دلالت غیر لفظیہ وضعیّہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو۔ جیسے: لکھے ہوئے مختلف نقوش کی دلالت مختلف حروف پر۔

۲۔دلالتِ غیر لفظیہ طبعیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت طبیعت کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت گھاس دانہ کی طلب پر۔

۳۔دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ : وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت عقل کے تقاضے سے ہو۔ جیسے: دھویں کی دلالت آگ پر۔

تمرین

بتاؤ امثلۂ ذیل میں کون سی دلالت ہے؟ اور دال کون ہے اور مدلول کیا ہے؟

سر کا ہلانا۔ہاں یا نہیں	سرخ جھنڈی۔ریل کا ٹھہرانا	دھوپ۔آفتاب	اُوہ، اُوہ۔رنج و صدمہ
قلم	تختی	مدرسہ	زید
انسان			

ساتواں سبق

دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی قسمیں

منطق میں اعتبار صرف دلالتِ لفظیہ وضعیہ کا ہے، کیوں کہ بات سمجھنے سمجھانے میں اسی سے سہولت ہوتی ہے۔دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں:

دلالتِ مطابقی	دلالتِ تضمُّنی	دلالتِ التزامی

۱۔دلالتِ مطابقی : وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہٗ پر دلالت کرے۔ جیسے: انسان کی دلالت، حیوانِ ناطق پر اور چاقو کی دلالت پھل اور دستہ کے مجموعہ پر۔

۲۔دلالتِ تضمُّنی : وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہٗ کے جز پر دلالت کرے۔ جیسے: انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا صرف ناطق پر اور چاقو کی دلالت صرف دستہ پر یا صرف پھل پر۔

۳۔دلالتِ التزامی : وہ دلالت ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہٗ کے لازم پر دلالت کرے۔جیسے: انسان کی دلالت قابلیتِ علم پر۔

تمرین

ذیل میں دال اور مدلول لکھے جاتے ہیں، ان میں دلالت کی قسمیں بتاؤ۔

نابینا۔آنکھ	لنگڑا۔ٹانگ	درخت۔شاخیں
نکٹا۔ناک	ہدایۃ۔کتاب الصوم	حاتم طائی۔سخاوت

آٹھواں سبق

یہ سبق بھی گزشتہ اسباق کو محفوظ کرنے کے لیے ہے۔طلبہ آپس میں سوال وجواب کرکے گزشتہ مضامین خوب یاد کرلیں۔پھر استاذ صاحب سوال کریں۔

تصور وتصدیق کی تعریف مع مثال بیان کرو	معرّف کس کو کہتے ہیں؟
حجت کس کو کہتے ہیں؟	منطق کی تعریف بیان کرو
منطق کا موضوع کیا ہے؟	دلالت کی تعریف بتاؤ
وضع کی تعریف کرو	دلالت کی کتنی قسمیں ہیں؟
دلالتِ لفظیہ کی تعریف بیان کرو	دلالتِ غیر لفظیہ کی تعریف بیان کرو
دلالتِ لفظیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟	دلالتِ غیر لفظیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ	دلالتِ لفظیہ طبعیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ
دلالتِ لفظیہ عقلیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ	دلالتِ غیر لفظیہ وضعیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ
دلالتِ غیر لفظیہ طبعیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ	دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ کی تعریف مع مثال بتاؤ
دلالتِ لفظیہ وضعیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟	دلالتِ مطابقی کی تعریف مع مثال بیان کرو
دلالتِ تضمّنی کی تعریف مع مثال بیان کرو	دلالتِ التزامی کی تعریف مع مثال بیان کرو

نواں سبق

مفرد اور مرکب

معنی دار لفظ کی دو قسمیں ہیں:

مفرد	مرکب

ا۔مفرد :وہ لفظ ہے جس کے جز سے معنی کے جز پر دلالت کا قصد نہ ہو۔جیسے: ’’زید‘‘ مفرد ہے، کیوں کہ ز، ی، د سے ذاتِ زید کے الگ الگ اجزا پر دلالت کا ارادہ نہیں بلکہ دلالت ہی نہیں۔

مفرد کی چار صورتیں ہیں:

لفظ کا جز نہ ہو	جیسے: اردو میں ’’کہ‘‘اور عربی میں ہمزۂ استفہام
لفظ کا جز ہو مگر معنی دار نہ ہو	جیسے: ’’انسان‘‘ میں کئی حروف ہیں، مگر الف، نون اور سین وغیرہ کے کچھ معنی نہیں
لفظ کا جز ہو، معنی دار بھی ہو مگر معنی مقصود پر دلالت نہ کرتا ہو	جیسے: لفظ ’’عبد اللہ‘‘ جب کسی کا نام ہو تو ’’عبد اللہ‘‘ معنی دار اجزا ہیں، لیکن جس شخص کا یہ نام ہے اس کے جز پر دلالت نہیں کرتے

لفظ کا جز ہو، معنی دار ہو اور لفظ کے جز کی معنی کے جز پر دلالت بھی ہو مگر اس دلالت کا ارادہ نہ کیا گیا ہو	جیسے: کسی کا نام ''حیوان ناطق'' رکھ دیا جائے تو لفظ کا جز معنی کے جز پر دلالت کرے گا، مگر نام ہونے کی حالت میں وہ دلالت مراد نہ ہو گی

مرکب: وہ لفظ ہے جس کے جز سے معنی کے جز پر دلالت کا قصد ہو۔جیسے : زید کھڑا ہے۔ اس میں لفظِ زید ذات پر، لفظ کھڑا صفت پر اور لفظ ہے ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔اور یہ دلالت مراد بھی ہے۔

تمرین

امثلۂ ذیل میں بتاؤ کون لفظ مفرد ہے، کون مرکب؟

احمد	مظفر نگر	اسلام آباد
عبد الرحمن	ظہر کی نماز	رمضان کا روزہ
ماہِ رمضان	جامع مسجد دہلی	جامع مسجد دہلی خدا کا گھر ہے

دسواں سبق

کُلّی اور جُزئی

مفہوم : ہر وہ چیز ہے جو ذہن میں آئے۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں:

کلی	جزئی

۱۔جزئی : وہ مفہوم ہے جس میں شرکت نہ ہوسکے، یعنی وہ ایک معین چیز پر صادق آئے۔

جیسے: زید، یہ کتاب۔

۲۔کلی : وہ مفہوم ہے جس میں شرکت ہو سکے، یعنی وہ کئی چیزوں پر صادق آسکے۔جیسے: لفظ ''آدمی'' کلی ہے، کیوں کہ زید، عمر، بکر وغیرہ سب کو آدمی کہنا صحیح ہے۔

جزئیات وافراد : وہ چیزیں ہیں جن پر کلی بولی جائے۔جیسے: زَید، عمر، بکر، وغیرہ ''آدمی'' کی جزئیات وافراد ہیں اور انسان، بیل، بکری وغیرہ ''حیوان'' کی جزئیات وافراد ہیں۔

تمرین

درج ذیل چیزوں میں غور کرکے بتاؤ، کون کلی ہے، کون جزئی؟

گھوڑا	بکری	میری بکری	زید کا غلام
سورج	یہ سورج	آسمان	یہ آسمان
سفید چادر	سیاہ کُرتہ	ستارہ	دیوار
یہ مسجد	یہ پانی	میرا قلم	

گیارہواں سبق

حقیقت وماہیت اور عوارض

حقیقت وماہیت: وہ چیزیں ہیں جن سے مل کر کوئی چیز بنے،یعنی اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو وہ چیز موجود نہ ہو۔جیسے: انسان کی حقیقت اور ماہیت حیوانِ ناطق ہے۔

عوارض : وہ چیزیں ہیں جو حقیقت کے علاوہ ہیں۔یعنی ان کے ہونے پر چیز کا وجود موقوف نہ ہو۔جیسے: کالا ہونا، گورا ہونا، عالم ہونا، جاہل ہونا انسان کے عوارض ہیں، کیوں کہ انسان کا وجود اُن پر موقوف نہیں ہے۔

کلی ذاتی اور کلی عرضی

کلی کی دو قسمیں ہیں:

کلی ذاتی	کلی عرضی

۱۔کلی ذاتی : وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی پوری حقیقت ہو یا اس کا جز ہو۔جیسے: ''انسان'' اپنے افراد زید، عمر، بکر وغیرہ کی پوری حقیقت ہے اور ''حیوان'' اپنے افراد انسان، بیل، بکری وغیرہ کی حقیقت کا جز ہے۔

۲۔ کلی عرضی: وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے: ضاحِک (ہنسنے والا) انسان کی کلی عرضی ہے، کیوں کہ وہ انسان کی نہ پوری حقیقت ہے، نہ حقیقت کا جز ہے، بلکہ حقیقت سے خارج ہے۔

تمرین

درج ذیل چیزوں میں غور کرو، کون کلی کس کے لیے ذاتی ہے اور کس کے لیے عرضی؟

جسم نامی۔ درختِ انار	سرخ۔ انار	حیوان۔ فرس	قوی۔ گھوڑا
کشادہ۔ مسجد	جسم۔ پتھر	سخت۔ پتھر	لوہا۔ چاقو
تیز۔ چاقو		تیز۔ تلوار	

بارہواں سبق

کلی ذاتی کی قسمیں

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں:

جنس	نوع	فصل

۱۔ جنس : وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہوں۔ جیسے: ''حیوان'' جنس ہے، کیوں کہ وہ انسان، بیل، بکری وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہیں۔

۲۔ نوع: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو۔ جیسے: ''انسان'' نوع ہے کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے، جن کی حقیقت ایک ہے۔

۳۔ فصل: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو اور وہ دوسری حقیقتوں سے اس حقیقت کو جدا کرے۔ جیسے: ''ناطق'' انسان کا فصل ہے، کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقت ایک ہے اور وہ انسان کو دوسری حقیقتوں سے یعنی بیل، بکری وغیرہ سے جدا بھی کرتا ہے۔

تمرین

ذیل میں دو دو چیزیں لکھی جاتی ہیں بتاؤ کون کس کے لیے جنس یا نوع یا فصل ہے؟

حیوان۔ فرس	جسم نامی۔ درخت انار	حیوان۔ حساس	فرس۔ صاہل
جسم مطلق۔ فرس	حمار۔ ناہق	ممیانا۔ بکری	

تیرہواں سبق

کلی عرضی کی قسمیں

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں :

عرض عام	خاصہ

ا۔خاصہ: وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔جیسے: ضاحک، انسان کا خاصہ ہے، کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ کے ساتھ خاص ہے جن کی ماہیت ایک ہے۔

۲۔عرضِ عام : وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ چند مختلف حقیقتیں رکھنے والے افراد پر صادق آئے۔جیسے: ماشِیْ (پاؤں سے چلنے والا) ہونا انسان کا عرضِ عام ہے، کیوں کہ وہ انسان، فرس، بقر، غنم وغیرہ مختلف حقیقتیں رکھنے والے افراد پر صادق آتا ہے۔

فائدہ: کلیاں سب پانچ ہیں:

عرضِ عام	خاصہ	فصل	نوع	جنس

تمرین

ذیل میں دو دو چیزیں لکھی جاتی ہیں بتاؤ کون کس کے لیے خاصہ یا عرضِ عام ہے؟

انسان۔ہندی	غنم۔ماشی	انسان۔ قائم	انسان۔کاتب

چودہواں سبق

اصطلاح ما ہُو کا بیان

مَاہُو کے ذریعہ کسی چیز کی ماہیت دریافت کی جاتی ہے۔جیسے : اِلْاِنْسَانُ مَا ہُوَ؟ (انسان کی حقیقت کیا ہے؟) ماہو کے جواب میں کبھی حقیقتِ مختصہ آتی ہے اور کبھی حقیقتِ مشترکہ، اس سلسلہ میں قاعدہ یہ ہے کہ

۱۔اگر ماہو سے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مختصہ آئے گی۔ جیسے: پوچھا جائے کہ اِلْاِنْسَانُ مَا ہُو؟ تو جواب ہوگا حَیوانٌ ناطقٌ کیوں کہ یہی انسان کی حقیقتِ مخصوصہ ہے۔

۲۔اور اگر ما ہو سے دو یا زیادہ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مشترکہ آئے گی۔جیسے: پوچھا جائے کہ انسان، بیل، بکری کی ماہیت کیا ہے؟ تو جواب ہوگا حیوان، کیوں کہ یہی چیز ان تینوں کی حقیقتِ مشترکہ ہے۔

جواب میں جسْمٌ نہیں آئے گا کیوں کہ وہ تمام مشترک نہیں ہے۔اور اگر سوال میں درخت کو بھی شامل کرلیا جائے اور پوچھا جائے کہ انسان، بیل، بکری اور درخت کی حقیقت کیا ہے؟ تو جواب میں جسم نامی آئے گا، کیوں کہ اب چاروں میں یہی حقیقت مشترکہ ہے اور اگر پتھر کو

بھی سوال میں شامل کر لیا جائے تو جواب میں صرف جِسْمٌ آئے گا، کیوں کہ اب یہی حقیقت مشترکہ ہے۔

تمرین

درج ذیل سوالات کے جواب دو۔

انسان اور گھوڑا کیا چیز ہیں؟	گھوڑا اور بکری کیا ہیں؟
درخت انگور اور پتھر کی حقیقت کیا ہے؟	آسمان، زمین اور زید کیا ہیں؟
سورج، چاند اور آم کا درخت کیا چیز ہیں؟	مکھی، چڑیا اور گدھا کیا ہیں؟
انسان کی حقیقت کیا ہے؟	گھوڑے کی ماہیت کیا ہے؟
گدھے کی حقیقت کیا ہے؟	بکری اینٹ اور پتھر کیا ہیں؟
پانی ہوا اور حیوان کیا ہیں؟	

پندرہواں سبق

جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں:

جنسِ قریب	جنسِ بعید

۱۔ جنس قریب : وہ جنس ہے کہ اگر اس کی جزئیات میں سے دو یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی جنس آئے۔ جیسے: حیوان، انسان کی جنس قریب ہے، کیوں کہ حیوان کے افراد میں سے جن دو یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے گا تو جواب میں حیوان ہی آئے گا۔

۲۔ جنس بعید : وہ جنس ہے کہ اگر اس کی جزئیات میں سے کسی بھی دو یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے تو جواب میں اس جنس کا آنا ضروری نہ ہو، بلکہ جواب میں کبھی تو وہ جنس آئے اور کبھی کوئی دوسری چیز آئے۔ جیسے: جسمِ نامی انسان کی جنسِ بعید ہے، کیوں کہ اگر انسان، گھوڑے اور درخت کو ملاکر سوال کریں گے تو جواب میں جسم نامی آئے گا، لیکن اگر صرف انسان اور گھوڑے کے بارے میں سوال کریں تو جواب میں حیوان آئے گا، جسم نامی نہیں آئے گا۔

فصل کی بھی دو قسمیں ہیں :

فصلِ قریب	فصلِ بعید

۱۔ فصل قریب: وہ فصل ہے جو جنسِ قریب میں شریک جزئیات سے ماہیت کو جدا کرے۔ جیسے: ناطق، انسان کی فصل قریب ہے، کیوں کہ وہ انسان کو اس کی جنسِ قریب حیوان میں شریک تمام جزئیات فرس، بقر، غنم وغیرہ سے جدا کرتا ہے۔

۲۔ فصل بعید : وہ فصل ہے جو جنسِ بعید میں شریک جزئیات سے ماہیت کو جدا کرے، جنسِ قریب میں جو چیزیں شریک ہیں ان سے جدا نہ کرے۔ جیسے: حساسانسان کی فصل بعید ہے، کیوں

کہ وہ انسان کو جسم نامی ہونے میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک ہیں ان سے جدا کرتا ہے، مگر جان دار ہونے میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک ہیں ان سے جدا نہیں کرتا۔

تمرین

امثلۂ ذیل میں بتاؤ کون کس کے لیے جنسِ قریب یا جنسِ بعید یا فصلِ قریب یا فصلِ بعید ہے۔

ناطق	جسم	جسم نامی	ناہق	صاہل	حساس نامی

سولہواں سبق

مفرد کی تعریف کرو اور اس کی چاروں صورتیں مع امثلہ بیان کرو	مرکب کی تعریف مع مثال بیان کرو
مفہوم کس کو کہتے ہیں؟	جزئی کی تعریف بیان کرو
کلی کی تعریف بیان کرو	جزئیات وافراد کس کو کہتے ہیں؟
حقیقت اور ماہیت کی کیا تعریف ہے؟	عوارض کس کو کہتے ہیں؟
کلی کی قسمیں بیان کرو	کلی ذاتی کی تعریف کرو اور مثالیں دو
کلی عرضی کی تعریف کرو اور مثالیں دو	کلی ذاتی کی کتنی قسمیں ہیں؟
جنس کی تعریف اور مثال بیان کرو	نوع کی تعریف اور مثال بیان کرو
فصل کی تعریف اور مثال بیان کرو	کلی عرضی کی کتنی قسمیں ہیں؟

خاصہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	عرضِ عام کی تعریف اور مثال بیان کرو
اصطلاح ما ہو کیا ہے؟	ما ہو کے جواب میں کیا چیز آتی ہے؟
جنس کی کتنی قسمیں ہیں؟	جنسِ قریب کی تعریف اور مثال بیان کرو
جنسِ بعید کی تعریف اور مثال بیان کرو	فصلِ قریب کی تعریف اور مثال بیان کرو
فصلِ بعید کی تعریف اور مثال بیان کرو	

سترہواں سبق

دو کلیوں میں نسبت کا بیان

ہر کلی کو دوسری کلی کے ساتھ چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور حاصل ہوتی ہے۔یا یوں کہو کہ دو کلیوں میں خواہ وہ کوئی سی ہوں چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور ہوتی ہے۔

وہ چار نسبتیں یہ ہیں:

عموم وخصوص من وجہ	عموم وخصوص مطلق	تباین	تساوی

۱۔تساوی : یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے ہر کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے۔ جیسے: انسان اور ناطق میں تساوی ہے، کیوں کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آتی ہے۔اور جن دو کلیوں میں تساوی کی نسبت ہوتی ہے ان کو متساویینُ کہتے ہیں۔

۲۔تباین : یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے کوئی کلی دوسری کلی کے کسی بھی فرد پر صادق نہ آئے۔ جیسے: انسان اور گھوڑے میں تباین ہے، کیوں کہ ہر ایک دوسرے کے کسی فرد پر صادق نہیں آتااور جن دو کلیوں میں تباین کی نسبت ہوتی ہے ان کو متبائنین کہتے ہیں۔

اٹھارہواں سبق

باقی نسبتوں کا بیان

۳۔عموم وخصوص مطلق : یہ ہے کہ ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے، مگر دوسری کلی پہلی کلی کے ہر ہر فرد پر صادق نہ آئے صرف بعض افراد پر صادق آئے۔جیسے: انسان اور حیوان میں عموم وخصوص مطلق ہے، کیوں کہ حیوان تو انسان کے ہر ہر فرد پر صادق آتا

ہے، مگر انسان حیوان کے ہر ہر فرد پر صادق نہیں آتا ہے صرف بعض افراد پر صادق آتا ہے، اور جن دو کلیوں میں عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہوتی ہے ان میں سے اس کلی کو جو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آتی ہے عام مطلق کہتے ہیں۔ جیسے: حیوان۔اور اس کلی کو جو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق نہیں آتی خاص مطلق کہتے ہیں۔ جیسے: انسان اور دونوں کو ایک ساتھ عام خاص مطلق کہتے ہیں۔

۴۔عموم وخصوص من وجہ :یہ ہے کہ ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے اور بعض پر صادق نہ آئے۔ جیسے: حیوان (جان دار) اور اَبْیَضُ (سفید) میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہے، کیوں کہ ہر ایک دوسرے کے بعض افراد پر صادق آتا ہے مثلاً: سفید بیل حیوان بھی ہے اور اَبیض بھی اور کالی بھینس صرف حیوان ہے اور سفید کپڑا صرف اَبْیَضُ ہے۔ اور جن دو کلیوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک کو عام وخاص من وجہ کہتے ہیں۔

تمرین

امثلۂ ذیل میں دو کلیوں میں نسبت بتاؤ۔

حیوان۔فرس	انسان۔ حجر	جسم۔ حمار	حیوان۔اسود

جسم نامی۔ کھجور کا درخت	حجر۔ جسم	انسان۔ غنم	رومی۔انسان
غنم۔حمار	فرس۔صاہل	حساس۔ حیوان	

انیسواں سبق

معرّف کی قسمیں

تیسرے سبق میں معرّف، تعریف اور قولِ شارح کی تعریف گزر چکی ہے۔اب جاننا چاہیے کہ تعریف کی چار قسمیں ہیں:

حدِ تام	حدِ ناقص	رسمِ تام	رسمِ ناقص

۱۔حد تام : وہ تعریف ہے جو جنسِ قریب اور فصلِ قریب سے مرکب ہو۔جیسے: انسان کی حد تام ہے حیوانٌ ناطقٌ۔

۲۔حد ناقص : وہ تعریف ہے جو یا تو جنس بعید اور فصلِ قریب سے مرکب ہو یا صرف فصل قریب سے ہو۔جیسے: جسمٌ ناطقٌ انسان کی حد ناقص ہے، اسی طرح صرف ناطقٌ بھی حدِ ناقص ہے۔

۳۔رسم تام : وہ تعریف ہے جو جنسِ قریب اور خاصہ سے مرکب ہو۔جیسے: حیوانٌ ضاحِکٌ انسان کی رسمِ تام ہے۔

۴۔رسم ناقص: وہ تعریف ہے جو یا تو جنسِ بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا صرف خاصہ سے ہو۔جیسے: جسمٌ ضاحِکٌ انسان کی رسمِ ناقص ہے، اسی طرح صرف ضاحکٌ بھی رسمِ ناقص ہے۔

تمرین

ذیل میں معرّف دیے گئے ہیں۔بتاؤ اقسامِ معرّف میں سے کون سی قسم ہے؟

جوہر ناطق	جسمِ نامی ناطق	جسمِ حساس
جسمِ متحرک بالارادۃ	حیوان صاہل	حیوان ناہق
جسم ناہق	حساس	ناطق
الکلمۃ لفظٌ وُضِع لمعنی مفردٍ	الفعلُ کلمۃ دلت علیٰ معنیً فِي نفسها مقترناً بأحدِ الأزمنۃ الثلاثۃ	

بیسواں سبق

دو کلیوں میں کتنی نسبتیں ہو سکتی ہیں؟	چار نسبتیں کیا کیا ہیں؟
تساوی کی تعریف اور مثال بیان کرو	تباین کی تعریف اور مثال بیان کرو

عموم وخصوص مطلق کی تعریف اور مثال بیان کرو	عموم وخصوص من وجہٍ کی تعریف اور مثال بیان کرو
حدِ تام کی تعریف اور مثال بیان کرو	حدِ ناقص کی تعریف کرو اور مثالیں دو
رسمِ تام کی تعریف کرو اور مثال دو	رسمِ ناقص کی تعریف کرو اور مثالیں دو

تصورات تمام ہوئے۔

ذیل میں تصورات کی تمام اصطلاحیں یک جا لکھی جاتی ہیں۔ان کو خوب یاد کرلو اور آپس میں ایک دوسرے سے سوالات کرو اور استاذ صاحب بھی سوالات کریں۔

علم	تصور	تصدیق	تصورِ بدیہی	تصورِ نظری
تصدیق بدیہی	تصدیق نظری	معرف	تعریف	قول شارح
دلیل	حجت	نظر وفکر	منطق	ترتیب
موضوع	منطق کا موضوع	منطق کی غرض	دلالت	دال
مدلول	وضع	موضوع	موضوع لہ	دلالتِ لفظیہ
دلالتِ غیر لفظیہ	دلالتِ لفظیہ وضعیہ	دلالتِ لفظیہ طبعیہ	دلالتِ لفظیہ عقلیہ	دلالتِ غیر لفظیہ طبعیہ

دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ		دلالتِ مطابقی	دلالتِ تضمّنی	دلالتِ التزامی
مفرد	مرکب	مفہوم	جزئیات وافراد	حقیقت
ماہیت	عوارض	کلی	جزئی	کلی ذاتی
کلی عرضی	جنس	نوع	فصل	خاصہ
عرضِ عام	صطلاحِ ما ہو؟	جنسِ قریب	جنسِ بعید	فصلِ قریب
فصلِ بعید	تساوی	تباین	عموم وخصوص مطلق	
عموم وخصوص من وجہٍ	حدِتام	حدِ ناقص	رسمِ تام	
رسمِ ناقص				

تصدیقات کی بحث

اکیسواں سبق

قضیہ کی تعریف

دلیل اور حجت کی تعریف تیسرے سبق میں گزر چکی ہے۔دلیل دو یا زیادہ قضیوں سے مرکب ہوتی ہے اور

قضیہ :وہ مرکب بات جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔جیسے: زید کھڑا ہے اور زید کھڑا نہیں ہے۔پہلا قضیہ موجبہ ہے، دوسرا سالبہ۔

قضیہ موجبہ :وہ قضیہ ہے جس میں ایک چیز کا دوسری چیز کے لیے ثبوت ہو۔جیسے: زید کھڑا ہے۔

قضیہ سالبہ : وہ قضیہ ہے جس میں ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کی گئی ہو۔جیسے: زید کھڑا نہیں ہے۔

قضیہ کی دو قسمیں ہیں:

قضیہ حملیہ	قضیہ شرطیہ

ا۔قضیہ حملیہ : وہ قضیہ ہے جو دو مفرد سے مل کر بنے اور اس میں ایک چیز کا دوسری چیز کے لیے ثبوت ہو یا نفی ہو۔جیسے: زید کھڑا ہے اور زید کھڑا نہیں ہے۔

موضوع: قضیہ حملیہ کا پہلا جز۔جیسے: مذکورہ قضیہ میں "زید"۔

محمول: قضیہ حملیہ کا دوسرا جز۔جیسے: مذکورہ قضیہ میں "کھڑا"۔

رابطہ: نسبت پر دلالت کرنے والا لفظ۔جیسے: مذکورہ قضیہ میں "ہے" اور "نہیں"۔

بائیسواں سبق

قضیہ حملیہ کی قسمیں

قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں:

مخصوصہ (شخصیہ)	طبعیہ	محصورہ	مہملہ

ا۔قضیہ مخصوصہ (شخصیہ) :وہ قضیہ ہے جس کا موضوع شخصِ معین ہو۔جیسے: زید کھڑا ہے۔ اس میں موضوع

" زید" ہے جو معین شخص ہے۔

۲۔قضیہ طبعیہ : وہ قضیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے مفہوم پر ہو افراد پر نہ ہو۔ جیسے: انسان نوع ہے (موجبہ) اس میں نوع ہونے کا حکم انسان کی ماہیت کے لیے ہے، افراد کے لیے نہیں ہے۔اور انسان جنس نہیں ہے (سالبہ) اس میں جنس نہ ہونے کا حکم بھی انسان کی ماہیت کے لیے ہے۔

۳۔قضیہ محصورہ : وہ قضیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو اور یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ حکم ہر ہر فرد پر ہے یا بعض افراد پر۔جیسے: ہر انسان جان دار ہے (موجبہ)

اس میں جان دار ہونے کا حکم ہر ہر فرد پر ہے۔اور کوئی انسان پتھر نہیں ہے (سالبہ) اس میں پتھر ہونے کی نفی ہر ہر فرد سے کی گئی ہے۔

قضیہ محصورہ کو مسَوَّرہ بھی کہتے ہیں اور جس حرف سے افراد کی مقدار بیان کی جاتی ہے اس کو سور کہتے ہیں۔جیسے: مذکورہ مثالوں میں لفظ ''ہر'' سور ہے۔

۴۔قضیہ مہملہ : وہ قضیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم افراد پر ہو، مگر یہ نہ بیان کیا گیا ہو کہ حکم ہر ہر فرد کے لیے ہے یا بعض کے لیے۔جیسے: انسان جان دار ہے اور انسان پتھر نہیں ہے۔

تیئیسواں سبق

قضیہ محصورہ کی قسمیں

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں:

موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ

ان کو محصوراتِ اربعہ کہتے ہیں۔

۱۔موجبہ کلیہ : وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے ہر ہر فرد کے لیے محمول کو ثابت کیا گیا ہو۔جیسے: ہر انسان جان دار ہے۔

۲۔موجبہ جزئیہ: وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے بعض افراد کے لیے محمول کو ثابت کیا گیا ہو۔ جیسے: بعض جان دار انسان ہیں۔

۳۔سالبہ کلیہ : وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے ہر ہر فرد سے محمول کی نفی کی گئی ہو۔ جیسے: کوئی انسان پتھر نہیں ہے۔

۴۔سالبہ جزئیہ : وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں موضوع کے بعض افرادسے محمول کی نفی کی گئی ہو۔ جیسے: بعض جان دار انسان نہیں ہیں۔

فائدہ: منطق میں عام طور پر محصوراتِ اربعہ سے بحث ہوتی ہے، اس لیے ان کو خوب یاد کرو۔

تمرین

مندرجہ ذیل قضایا میں قضایا کی قسمیں بتاؤ۔

عمرو مسجد میں ہے	حیوان جنس ہے	ہر گھوڑا ہنہناتا ہے
کوئی گدھا بے جان نہیں	بعض انسان لکھنے والے ہیں	بعض انسان آن پڑھ ہیں
ہر گھوڑا جسم والا ہے	کوئی پتھر انسان نہیں	ہر جان دار مرنے والا ہے
ہر متکبر ذلیل ہے	ہر متواضع (انکساری کرنے والا) معزز (عزت والا) ہے	
ہر حریص (لالچی) خوار (ذلیل) ہے		

چوبیسواں سبق

قضیہ شرطیہ اور اس کی قسمیں

قضیہ شرطیہ : وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے۔جیسے: اگر سورج نکلا ہوا ہے تو دن موجود ہے۔اس میں ''سورج نکلا ہوا ہے'' ایک قضیہ ہے اور ''دن موجود ہے'' دوسرا قضیہ ہے، یا جیسے: زید یا تو پڑھا ہوا ہے یا اَن پڑھ ہے۔اس میں ''زید پڑھا ہوا ہے'' ایک قضیہ ہے اور ''زید اَن پڑھ ہے'' دوسرا قضیہ ہے۔

مقدم: قضیہ شرطیہ کا پہلا جز۔جیسے ''سورج نکلا ہوا ہے''۔

تالی: قضیہ شرطیہ کا دوسرا جز۔جیسے ''دن موجود ہے''۔

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں:

متصلہ	منفصلہ

ا۔شرطیہ متصلہ : وہ قضیہ ہے جس میں ایک قضیہ کے مان لینے پر دوسرے قضیہ کے ثبوت یا نفی کا حکم ہو۔اگر ثبوت کا حکم ہے تو متصلہ موجبہ ہے۔جیسے: اگر زید انسان ہے تو جان دار بھی ہے۔اور اگر نفی کا حکم ہے تو متصلہ سالبہ ہے۔جیسے: اگر زیدانسان ہے تو ہر گز ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ گھوڑا ہو۔

۲۔شرطیہ منفصلہ: وہ قضیہ ہے جس میں دو قضیوں کے درمیان علیحدگی کے ثبوت کا یا نفی کا حکم ہو۔اگر ثبوت کا حکم ہو تو منفصلہ موجبہ ہے۔جیسے: یہ چیز یا تو درخت ہے یا پتھر ہے۔اس میں یہ حکم ہے کہ ایک ہی چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہو سکتی۔

اور اگر علیحدگی کی نفی کا حکم ہے تو منفصلہ سالبہ ہے۔جیسے: ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا کہ یا تو سورج نکلا ہوا ہو یا دن موجود ہو۔اس میں یہ حکم ہے کہ ان دونوں باتوں میں جدائی نہیں ہے، بلکہ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔

پچیسواں سبق

شرطیہ متصلہ اور منفصلہ کی قسمیں

شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں:

متصلہ لزومیہ	متصلہ اتفاقیہ

ا۔متصلہ لزومیہ : وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس کے مقدم وتالی میں لزوم کا تعلق ہو، یعنی ایسا قوی تعلق ہو کہ جب اول پایا جائے تو ثانی بھی ضرور پایا جائے۔جیسے: اگر سورج نکلا ہوا ہے (مقدم) تو دن موجود ہے (تالی)۔

۲۔متصلہ اتفاقیہ : وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس کے مقدم وتالی میں لزوم کا تعلق نہ ہو، بلکہ دونوں قضیے اتفاقاً جمع ہوگئے ہوں۔ جیسے: اگر انسان جان دار ہے (مقدم) تو پتھر بے جان ہے (تالی)

اور شرطیہ منفصلہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

منفصلہ عنادیہ	منفصلہ اتفاقیہ

۱۔منفصلہ عنادیہ : وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں مقدم وتالی کی ذات ہی دونوں کے درمیان جدائی کو چاہتی ہو۔ جیسے: یہ عدد یا تو طاق ہے یا جفت ہے۔

۲۔منفصلہ اتفاقیہ : وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس میں مقدم وتالی کی ذات جدائی کو نہ چاہتی ہو، بلکہ اتفاقاً جدائی ہوگئی ہو۔ جیسے: زید کے بارے میں جب کہ وہ لکھنا جانتا ہو اور شعر کہنا نہ جانتا ہو یا اس کا برعکس ہو، یہ کہنا درست ہے کہ زید یا تو لکھنے والا ہے یا شاعر ہے۔ یعنی دونوں میں سے کوئی ایک بات ہے، لیکن لکھنے اور شعر کہنے کے فن میں جدائی ضروری نہیں،بعضے لکھنا بھی جانتے ہیں اور شعر کہنا بھی۔

تمرین

ذیل میں لکھے ہوئے قضیوں میں بتاؤ کہ کون سا قضیہ کون سی قسم کا ہے؟

اگر یہ شے گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہے	اگر گھوڑا ہنہنانے والا ہے تو انسان جسم والا ہے

یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہوگی تو سورج نکلا ہوا ہو	اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہوگی
اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہوگی	اگر ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کرو گے تو جنت میں جاؤ گے

چھبیسواں سبق

شرطیہ منفصلہ کی دوسری تقسیم

شرطیہ منفصلہ کی پھر تین قسمیں ہیں:

حقیقیہ	مانعۃ الجمع	مانعۃ الخلو

۱۔حقیقیہ :وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں جدائی کا حکم پائے جانے میں بھی ہو اور نہ پائے جانے میں بھی ہو، یعنی دونوں ایک دم نہ تو ایک چیز میں جمع ہوسکیں، نہ علیحدہ ہوسکیں۔جیسے: یہ عدد (مثلاً: تین) یا تو طاق ہے یا جفت۔یعنی دونوں نہ ہوں گے اور نہ یہ ہوگا کہ دونوں ہی نہ ہوں۔

۲۔مانعۃ الجمع: وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں جدائی کا حکم صرف پائے جانے میں ہو۔یعنی دونوں ایک دم ایک چیز میں جمع نہ ہو سکیں، ہاں دونوں علیحدہ ہوسکتے ہیں۔جیسے: یہ چیز یا تو درخت ہے یا پتھر۔یعنی کوئی چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہو سکتی، ہاں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو نہ درخت ہیں نہ پتھر۔جیسے: کتاب، قلم، کاغذ وغیرہ۔

۳۔مانعۃ الخلو: وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں جدائی کا حکم صرف نہ پائے جانے میں ہو، یعنی دونوں ایک دم ایک چیز سے علیحدہ نہ ہوسکیں، ہاں جمع ہو سکتے ہیں۔جیسے: زید پانی میں ہے یا ڈوبنے والا نہیں ہے، یعنی پانی میں ہونا اور نہ ڈوبنا دونوں باتیں ایک ساتھ جمع تو ہوسکتی ہیں، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ورنہ یہ صورت ہوگی کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوب جائے، ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ زید پانی میں بھی ہو اور نہ ڈوبے، کیوں کہ وہ تیرنا جانتا ہے۔

تمرین

ذیل میں لکھے ہوئے قضیوں میں بتلاؤ کہ کون سا قضیہ کس قسم کا ہے۔

یہ شے گھوڑا ہے یا گدھا	یہ چیز یا تو جان دار ہے یا سفید ہے
زید عالم ہے یا جاہل ہے	عمرو بولتا ہے یا گونگا ہے
بکر شاعر ہے یا کاتب	زید گھر میں ہے یا مسجد میں
خالد بیمار ہے یا تندرست ہے	زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے
آدمی نیک بخت ہے یا بدبخت ہے	

ستائیسواں سبق

(تمرینی)

قضیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	قضیہ موجبہ کس کو کہتے ہیں؟
قضیہ سالبہ کس کو کہتے ہیں؟	قضیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
قضیہ حملیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو	موضوع کس کو کہتے ہیں؟
محمول کس کو کہتے ہیں؟	رابطہ کس کو کہتے ہیں؟
قضیہ حملیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟	قضیہ مخصوصہ کی تعریف کرو اور مثال دو
قضیہ مخصوصہ کا دوسرا نام کیا ہے؟	قضیہ طبعیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
قضیہ محصورہ کی تعریف کرو	قضیہ محصورہ کا دوسرا نام کیا ہے؟
قضیہ مہملہ کی تعریف مع مثال بیان کرو	قضیہ محصورہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
محصوراتِ اربعہ کیا ہیں؟	موجبہ کلیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
موجبہ جزئیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو	سالبہ کلیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
سالبہ جزئیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو	قضیہ شرطیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو
مقدم کس کو کہتے ہیں؟	تالی کس کو کہتے ہیں؟
پہلی تقسیم سے قضیہ شرطیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟	شرطیہ متصلہ کی تعریف اور مثال بیان کرو
شرطیہ منفصلہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	شرطیہ متصلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
متصلہ لزومیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	متصلہ اتفاقیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو

شرطیہ منفصلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟	منفصلہ عنادیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو
منفصلہ اتفاقیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	دوسری تقسیم سے شرطیہ منفصلہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
منفصلہ حقیقیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو	منفصلہ مانعۃ الجمع کی تعریف اور مثال دو
منفصلہ مانعۃ الخلو کی تعریف اور مثال بیان کرو	

اٹھائیسواں سبق

تناقض کا بیان

تناقض: دو قضیوں کا اس طرح مختلف ہونا ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو سچا مانیں تو دوسرے کو ضرور جھوٹا ماننا پڑے اور اگر ایک کو جھوٹا مانیں تو دوسرے کو ضرور سچا ماننا پڑے۔ جیسے: ''زید عالم ہے'' اور ''زید عالم نہیں ہے'' یہ دو قضیے ہیں اگر ان میں سے ایک سچا ہوگا تو دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔

نقیض: جن دو قضیوں میں تناقض ہوتا ہے ان میں سے ہر قضیہ کو دوسرے کی نقیض کہتے ہیں۔

نقیضین وہ دو قضیے ہیں جن میں تناقض ہو۔

تناقض کا حکم: جن دو قضیوں میں تناقض ہوتا ہے وہ نہ تو ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں، اور نہ ایک ساتھ جدا ہو سکتے ہیں۔جیسے مثالِ مذکور میں نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زید عالم بھی ہو اور جاہل بھی ہو اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ نہ عالم ہو اور نہ جاہل ہو۔

شرائطِ تناقض کا بیان

دو قضیوں میں تناقض کے لیے عام شرط تو یہ ہے کہ ان میں سے ایک موجبہ ہونا چاہیے دوسرا سالبہ۔پھر اگر وہ دو مخصوصہ قضیے ہوں تو آٹھ باتوں میں اتحاد بھی ضروری ہے، جو وحداتِ ثمانیہ کہلاتی ہیں۔اور اگر وہ دو محصورہ قضیے ہوں تو کلی اور جزئی ہونے میں اختلاف بھی ضروری ہے، یعنی ان میں سے ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ۔(مثالیں اور وحداتِ ثمانیہ کا بیان آیندہ سبق میں ہے)۔

انتیسواں سبق

وحداتِ ثمانیہ

دو قضیوں میں تناقض کے لیے آٹھ باتوں میں اتحاد ضروری ہے، جو وحداتِ ثمانیہ کہلاتی ہیں۔وہ یہ ہیں:

دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو	پس ''زید کھڑا ہے'' اور ''عمر کھڑا نہیں ہے''۔ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ دونوں کا موضوع ایک نہیں
دونوں قضیوں کا محمول ایک ہو	پس ''زید کھڑا ہے'' اور ''زید بیٹھا نہیں ہے'' ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ دونوں کا محمول ایک نہیں
دونوں قضیوں میں جگہ ایک ہو	پس ''زید مسجد میں بیٹھا ہے'' اور ''زید گھر میں نہیں بیٹھا ہے'' ان میں تعارض نہیں، کیوں کہ مکان ایک نہیں
دونوں قضیوں میں شرط ایک ہو	پس ''زید کی انگلیاں ہلتی ہیں اگر وہ لکھتا ہو'' اور ''زید کی انگلیاں نہیں ہلتی ہیں اگر وہ نہ لکھتا ہو'' ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ شرط ایک نہیں
دونوں قضیوں میں نسبت ایک ہو	پس ''زید عمر کا باپ ہے'' اور ''زید بکر کا باپ نہیں ہے'' ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ اضافت ایک نہیں
دونوں قضیوں میں جزو کل کا اختلاف نہ ہو، یعنی یا تو دونوں قضیوں میں کل پر حکم لگایا گیا	جیسے: ''یہ کھانا کافی نہیں''یعنی سب کے لیے اور ''یہ کھانا کافی ہے'' یعنی بعض کے لیے۔

ہو یا جز جز پر، ایسا نہ ہو کہ ایک قضیہ میں توکل پر حکم لگایا گیا ہو اور دوسرے میں جز پر	ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ ایک حکم کل پر لگایا گیا ہے اور دوسرا جز پر

(باقی وحدات کا بیان آیندہ سبق میں ہے)

تیسواں سبق

باقی وحدات کا بیان

دونوں قضیوں میں قوت وفعل کا اختلاف نہ ہو، یعنی دونوں قضیوں میں محمول موضوع کے لیے یا تو بالفعل ثابت ہو یا بالقوہ، ایسا نہ ہو کہ ایک قضیہ میں محمول موضوع کے لیے بالفعل ثابت ہو اور دوسرے میں بالقوہ	جیسے: ''یہ شیرۂ انگور شراب نہیں ہے'' یعنی بالفعل اور ''یہ شیرۂ انگور شراب ہے'' یعنی بالقوہ۔ان میں تناقض نہیں ہے، کیوں کہ ایک حکم بالفعل ہے اور دوسرا بالقوہ
دونوں قضیوں میں زمانہ ایک ہو	پس ''زید دن میں پڑھتا ہے'' اور '' زید رات میں نہیں پڑھتا ہے'' ان میں تناقض نہیں ہے، کیوں کہ زمانہ ایک نہیں ہے

فائدہ: کسی شاعر نے ان وحداتِ ثمانیہ کو نظم کیا ہے۔یہ اشعار یاد کرلو۔

در تناقض ہشت وحدت شرط داں

وحدتِ موضوع ومحمول ومکاں

وحدتِ شرط واضافت جزو کل

قوت وفعل است در آخر زماں

ترجمہ: ۱۔تناقض کے لیے آٹھ باتوں میں اتفاق شرط ہے: موضوع کا، محمول کا اور جگہ کا ایک ہونا۔

۲۔شرط اور اضافت (نسبت) کا ایک ہونا، جز وکل اور قوت وفعل کا ایک ہونا، اور آخر میں زمانہ کا ایک ہونا۔

اکتیسواں سبق

قضایا محصورہ میں تناقض کا بیان

یہ بات پہلے آچکی ہے کہ دو محصورہ قضیوں میں تناقض پائے جانے کے لیے وحداتِ ثمانیہ کے علاوہ کلیت وجزئیت کا اختلاف بھی ضروری ہے، یعنی ان میں سے ایک قضیہ کلیہ ہو اور دوسرا جزئیہ، پس:

موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آئے گی	جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' موجبہ کلیہ ہے، اس کی نقیض ''بعض انسان جان دار نہیں ہیں'' سالبہ جزئیہ آئے گی
سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ آئے گی	جیسے: ''کوئی انسان پتھر نہیں ہے'' سالبہ کلیہ ہے، اس کی نقیض ''بعض انسان پتھر ہیں'' موجبہ جزئیہ آئے گی

تمرین

درج ذیل قضایا کی نقیضین بتاؤ، اور جو دو قضیے یک جا لکھے گئے ہیں ان میں تناقض ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو کون سی شرط مفقود ہے؟

ہر گھوڑا جان دار ہے	بعض جان داروں میں سے بکری ہے
کوئی انسان درخت نہیں ہے	عمرو مسجد میں ہے۔عمرو گھر میں نہیں ہے
بکر زید کا بیٹا ہے۔بکر عمرو کا بیٹا نہیں ہے	فرنگی گورا ہے۔فرنگی گورا نہیں ہے
ہر انسان جسم ہے	بعض سُپید جان دار ہیں
بعض جان دار گدھا نہیں ہے	بعض انسان لکھنے والے ہیں
بعض بکریاں کالی نہیں	زید رات کو سوتا ہے۔زید دن کو نہیں سوتا ہے

بتیسواں سبق

عکسِ مُستوی کا بیان

عکسِ مستوی: کسی قضیہ کے پہلے جز کو دوسرا، اور دوسرے جز کو پہلا کر دینا، یعنی بالکل الٹ دینا۔جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' کا عکسِ مستوی ہے ''بعض جان دار انسان ہیں''۔عکس مستوی کے لیے دو باتیں ضروری ہیں:

ا۔صدق کا باقی رہنا، یعنی اگر پہلا قضیہ سچا ہے یا سچا مانا گیا ہے تو دوسرا جو اس کا الٹا ہے وہ بھی سچا ہی ہو یا سچا مانا جا سکے۔

۲۔کیف کا باقی رہنا، یعنی اگر پہلا قضیہ موجبہ ہو تو دوسرا جو اس کا الٹا ہے وہ بھی موجبہ ہو اور اگر پہلا سالبہ ہو تو دوسرا بھی سالبہ ہو۔

جب یہ دو باتیں ضروری ہیں تو اب چار قاعدے یاد کرلو:

موجبہ کلیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے	جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' کا عکسِ مستوی ہے '' بعض جان دار انسان ہیں''
موجبہ جزئیہ کا عکسِ مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے	جیسے: ''بعض انسان جان دار ہیں'' کا عکسِ مستوی ہے ''بعض جان دار انسان ہیں''

سالبہ کلیہ کا عکسِ مستوی سالبہ کلیہ آتا ہے	جیسے: ''کوئی انسان پتھر نہیں'' کا عکسِ مستوی ہے ''کوئی پتھر انسان نہیں''
سالبہ جزئیہ کا عکسِ مستوی ہر جگہ لازمی طور سے نہیں آتا	جیسے: ''بعض جان دار انسان نہیں'' سالبہ جزئیہ ہے اور سچا ہے، مگر اس کا عکسِ مستوی ''بعض انسان جان دار نہیں'' غلط ہے

تمرین

درج ذیل قضایا کے عکس مستوی نکالو۔

ہر انسان جسم والا ہے	کوئی گدھا بے جان نہیں ہے
کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے	ہر حریص ذلیل ہے
ہر قناعت کرنے والا پیارا ہے	ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے
ہر مسلمان اللہ کو ایک جاننے والا ہے	بعض مسلمان نماز نہیں پڑھتے
بعض مسلمان روزہ رکھتے ہیں	بعض مسلمان نمازی ہیں

تینتیسواں سبق

(تمرینی)

تناقض کسے کہتے ہیں؟ مثال بھی بیان کرو	نقیض اور نقیضین کیا ہیں؟

تناقض کا حکم کیا ہے؟	تناقض کے لیے عمومی شرط کیا ہے؟
تناقض کے لیے دو مخصوصہ قضیوں میں کتنی باتوں میں اتحاد ضروری ہے؟	تناقض کے لیے دو محصورہ قضیوں میں وحداتِ ثمانیہ کے علاوہ کیا شرط ہے؟
وحداتِ ثمانیہ تفصیل سے بیان کرو	وحدتِ جزو کل کا کیا مطلب ہے؟
وحدتِ قوت وفعل کا کیا مطلب ہے؟	وہ اشعار سناؤ جن میں وحداتِ ثمانیہ جمع ہیں
موجبہ کلیہ کی نقیض کیا ہے؟	سالبہ کلیہ کی نقیض کیا ہے؟
موجبہ جزئیہ کی نقیض کیا ہے؟	سالبہ جزئیہ کی نقیض کیا ہے؟
عکسِ مستوی کی تعریف مع مثال بیان کرو	عکسِ مستوی کے لیے کتنی باتیں ضروری ہیں اور کیا؟
موجبہ کلیہ کا عکس کیا ہوتا ہے؟	موجبہ جزئیہ کا عکس کیا آتا ہے؟
سالبہ کلیہ کا عکس کیا آتا ہے؟	سالبہ جزئیہ کا عکس کیا آتا ہے؟

تنبیہ: تصدیقات میں اب تک جو اصطلاحات آئی ہیں ان کی فہرست لکھی جاتی ہے۔ ان کو ازبر کر لو، اور آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو۔

حجت (دلیل)	قضیہ	حملیہ	شرطیہ	موجبہ
سالبہ	موضوع	محمول	رابطہ	مخصوصہ (شخصیہ)

طبعیہ	محصورہ	مہملہ	موجبہ کلیہ	موجبہ جزئیہ
سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	محصوراتِ اربعہ	متصلہ	منفصلہ
مقدم	تالی	متصلہ لزومیہ	متصلہ اتفاقیہ	منفصلہ عنادیہ
منفصلہ اتفاقیہ	منفصلہ حقیقیہ	منفصلہ مانعۃ الجمع	منفصلہ مانعۃ الخلو	تناقض
نقیض	نقیضین	وحداتِ ثمانیہ	عکسِ مستوی	

چونتیسواں سبق

قیاس کا بیان

حجت کی تین قسمیں ہیں:

قیاس	استقرا	تمثیل

ا۔ قیاس: دو قضیوں سے بنی ہوئی وہ بات ہے جس کے ماننے پر خود بخود ایک اور قضیہ ماننا پڑے۔ جیسے: ’’ہر انسان جان دار ہے‘‘ اور ’’ہر جان دار جسم والا ہے‘‘ یہ دو قضیے ہیں، اگر کوئی ان کو مان لے تو اس کو ضرور یہ ماننا پڑے گا کہ ’’ہر انسان جسم والا ہے‘‘، پس وہ دو قضیے تو قیاس ہیں اور یہ تیسری بات قیاس کا نتیجہ ہے۔

چند اصطلاحات یاد کرلیں:

اصغر: نتیجہ کا موضوع۔ جیسے: مثالِ مذکور میں ''انسان''۔

اکبر: نتیجہ کا محمول۔ جیسے: مثالِ مذکور میں ''جسم والا''۔

مقدمہ: وہ قضیہ جو قیاس کا جز بنے۔ جیسے: مثال مذکور میں ''ہر انسان جان دار ہے'' پہلا مقدمہ ہے اور ''ہر جان دار جسم والا ہے'' دوسرا مقدمہ ہے۔

صغریٰ: قیاس کا وہ مقدمہ جس میں اصغر ہو۔ جیسے: مثالِ مذکور میں: ''ہر انسان جان دار ہے''۔

کبریٰ: قیاس کا وہ مقدمہ جس میں اکبر ہو۔ جیسے: مثالِ مذکور میں ''ہر جان دار جسم والا ہے''۔

حدِّ اوسط: قیاس کا وہ جز جو مکرر مذکور ہو۔ جیسے: مثالِ مذکور میں ''جان دار'' کہ وہ صغریٰ میں بھی ہے اور کبریٰ میں بھی۔

نتیجہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ حدِّ اوسط کو حذف کردو، جو باقی رہے وہی نتیجہ ہے۔ جیسے: مثالِ مذکور میں ''جان دار'' کو حذف کیا تو باقی رہا '' ہر انسان جسم والا ہے''۔یہی قیاس کا نتیجہ ہے۔

پینتیسواں سبق

قیاس کی چار شکلیں

شکل قیاس کی وہ ہیئت ہے جو حدِ اوسط کے اصغر واکبر کے پاس ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔
شکلیں چار ہیں۔

پہلی شکل وہ ہے جس میں حدّ اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' (صغریٰ) اور '' ہر جان دار جسم والا ہے'' (کبریٰ) پس ''ہر انسان جسم والا ہے'' (نتیجہ)۔

دوسری شکل وہ ہے جس میں حدّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' (صغریٰ) اور ''کوئی پتھر جان دار نہیں'' (کبریٰ) پس ''کوئی انسان پتھر نہیں'' (نتیجہ)۔

تیسری شکل وہ ہے جس میں حدّ اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' (صغریٰ) اور ''بعض انسان لکھنے والے ہیں'' (کبریٰ) پس ''بعض جان دار لکھنے والے ہیں'' (نتیجہ)۔

چوتھی شکل وہ ہے جس میں حدّ اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو۔ جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' (صغریٰ) اور ''بعض لکھنے والے انسان ہیں'' (کبریٰ) پس ''بعض جان دار لکھنے والے ہیں'' (نتیجہ)۔

تمرین

ذیل میں چند قیاس لکھے جاتے ہیں۔ان میں اصغر، اکبر، حدِّ اوسط، صغریٰ اور کبریٰ کو پہچان کر بتاؤ، اور نتائج بھی بتاؤ۔

ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق جسم ہے	ہر انسان جان دار ہے اور کوئی جان دار پتھر نہیں
بعض جان دار گھوڑے ہیں اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے	بعض مسلمان نمازی ہیں اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے
بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں اور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا	
ہر نمازی سجدہ کر نے والا ہے، اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا فرماں بردار ہے	

چھتیسواں سبق

قیاس کی قسمیں

قیاس کی دو قسمیں ہیں:

قیاس استثنائی	قیاس اقترانی

ا۔قیاس استثنائی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ یا نقیضِ نتیجہ مذکور ہو۔جیسے: "جب سورج نکلا ہوا ہو تو دن موجود ہوگا" (صغریٰ) "لیکن سورج نکلا ہوا ہے" (کبریٰ) پس "دن موجود ہے"

(نتیجہ)۔اس قیاس میں نتیجہ بعینہٖ مذکور ہے۔اورجب سورج نکلا ہوا ہوگا تو دن موجود ہوگا" (صغریٰ) "لیکن دن موجود نہیں ہے" (کبریٰ) پس "سورج نکلا ہوا نہیں ہے" (نتیجہ) اس قیاس میں نتیجہ کی نقیض یعنی "سورج نکلا ہوا ہوگا" مذکور ہے۔

قیاسِ استثنائی کی ترکیب: ایسے دو قضیوں سے ہوتی ہے جن میں سے پہلا قضیہ شرطیہ ہوتا ہے اور دوسرا حملیہ، اور دونوں کے درمیان حرفِ استثنا "لیکن" آتا ہے، اس لیے اس کو استثنائی کہتے ہیں۔

قیاسِ استثنائی بنانے کا طریقہ : یہ ہے کہ کوئی بھی قضیہ شرطیہ لے کر اس کو صغریٰ بنایا جائے، پھر حرف "لیکن" لا کر اس کے بعد یا تو اس شرطیہ کے مقدم کو بعینہٖ یا تالی کو بعینہٖ یا ان میں سے ہر ایک کی نقیض کو قضیہ حملیہ کی شکل میں رکھ کر کبریٰ بنایا جائے، پھر حدِّاوسط گرا کر نتیجہ نکالا جائے۔جیسے: مثالِ مذکور میں "جب سورج نکلا ہوا ہوگا تو دن موجود ہوگا" قضیہ شرطیہ ہے اور قیاس استثنائی کا صغریٰ ہے اور "لیکن" حرفِ استثنا ہے اور "سورج نکلا ہوا ہے" بعینہٖ مقدم ہے جو کبریٰ ہے اور "دن موجود ہے" نتیجہ ہے جو حدِّ اوسط حذف کرنے کے بعد نکلا ہے۔

۲۔قیاسِ اقترانی : وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ بعینہٖ یا نتیجہ کی نقیض مذکور نہ ہو۔اور نہ اس میں حرف "لیکن" ہو۔جیسے: "ہر انسان جان دار ہے" (صغریٰ) اور "ہر جان دار جسم والا ہے" (کبریٰ) پس "ہر انسان جسم والا ہے" (نتیجہ)۔

فائدہ: قیاسِ اقترانی میں نتیجہ کے اجزا الگ الگ تو مذکور ہوتے ہیں، مگر پورا نتیجہ بعینہٖ یا اس کی نقیض مذکور نہیں ہوتی، نہ اس میں حرف ''لیکن'' ہوتا ہے، اس وجہ سے اس کو اقترانی کہتے ہیں۔اقتران کے معنی ہیں ''ملنا''، اس قیاس میں صغریٰ کبریٰ ملے ہوئے ہوتے ہیں ''لیکن'' کا فصل نہیں ہوتا، اس لیے اس کو اقترانی کہا جاتا ہے۔

سینتیسواں سبق

استقرا کا بیان

استقرا کے لغوی معنی ہیں جائزہ لینا، تلاش وجستجو کرنا۔اور اصطلاحی معنی ہیں کسی کلی کی جزئیات کا جائزہ لینا اور جب ہر ہر جزئی میں کوئی خاص بات ملے تو کلی کے تمام افراد پر اس خاص بات کا حکم کر دینا۔جیسے: ''دہلی کا رہنے والا'' ایک کلی ہے اور دہلی میں رہنے والے سب لوگ اس کی جزئیات ہیں، کسی نے ان کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہر ایک عقل مند ہے، پس اس نے کلی حکم لگا دیا کہ دہلی کے رہنے والے عقل مند ہیں تو یہ استقرائی حکم ہے۔

استقرا کا حکم: استقرا یقین کا فائدہ نہیں دیتا، اس لیے کہ ممکن ہے دہلی کا رہنے والا کوئی آدمی ایسا بھی ہو جس میں عقل نہ ہو اور وہ اس شخص کی تلاش میں نہ آیا ہو۔البتہ اگر کسی کلی کے افراد محدود ہوں، ہر ہر فرد کا جائزہ لے کر کوئی حکم لگایاجائے تو وہ قطعی ہوگا۔جیسے: اہلِ حق کا یہ فیصلہ کہ تمام صحابۂ کرامؓ روایتِ حدیث میں معتبر ہیں۔

اڑتیسواں سبق

تمثیل کا بیان

تمثیل کے لغوی معنی ہیں مشابہت دینا، ایک جیسا ہونا بتلانا۔اور اصطلاحی معنی ہیں جب کسی خاص جزئی میں کوئی بات (حکم) ملے اور سوچنے سے اس کی وجہ (علت) بھی معلوم ہوجائے، پھر وہی وجہ ایک دوسری جزئی میں بھی پائی جائے، پس اس میں بھی وہی بات ثابت کرنا تمثیل ہے، فقہا کی اصطلاح میں اس کو قیاس کہتے ہیں۔جیسے: قرآن پاک میں یہ حکم ہے کہ شراب حرام ہے، اور غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی وجہ نشہ آور ہونا ہے، اب یہی وجہ بھنگ، افیم، چرس اور گانجے میں بھی پائی گئی تو ان میں بھی حرام ہونے کا حکم لگا دیا۔

تمثیل میں چار چیزیں ہوتی ہیں:

۱۔اصل (مَقِیْس علیہ): پہلی چیز جس میں وہ حکم ملا ہے۔جیسے: شراب۔

۲۔فرع (مَقِیْس): دوسری چیز جس میں پہلی چیز کا حکم جاری کیا گیا ہے۔جیسے: بھنگ وغیرہ۔

۳۔علت: وہ وجہ ہے جو پہلی چیز میں سے سوچ کر نکالی گئی ہے۔جیسے: نشہ آور ہونا۔

۴۔حکم: وہ بات جو اصل میں تھی اور اس کو فرع میں بھی جاری کیا گیا۔جیسے: حرام ہونا۔

تمثیل کا حکم: تمثیل سے بھی یقین کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لیے کہ مقیس علیہ میں سے جو علت نکالی گئی ہے ممکن ہے وہ اس حکم کی علت نہ ہو۔

انتالیسواں سبق

دلیلِ لمی اور دلیلِ اِنّی

حدِ اوسط نتیجہ کے علم کی علت ہے: قیاس میں دو قضیوں کو ماننے کی وجہ سے جو ہم کو نتیجہ کا علم ہوتا ہے وہ حدِ اوسط کی وجہ سے ہوتا ہے۔جیسے: ''ہر انسان جان دار ہے'' (صغریٰ) اور ''ہر جان دار جسم دار ہے'' (کبریٰ) ان دو باتوں سے ہمیں یہ علم ہوا کہ ہر انسان جسم والا ہے، یہ علم ہمیں حدِّ اوسط ''جان دار'' کی وجہ سے حاصل ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے صغریٰ میں حد اوسط اصغر کے لیے ثابت کی گئی ہے، پھر کبریٰ میں اسی حدِّ اوسط کے لیے اکبر کو ثابت کیا گیا ہے اورثابت کا ثابت ثابت ہوتا ہے، پس اکبر بھی حدّ اوسط کے توسط سے اصغر کے لیے ثابت ہوگا اور وہی نتیجہ ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ حدّ اوسط قیاس میں ہمارے لیے نتیجہ کے علم کی علت ہے۔

دلیلِ لمی: وہ قیاس ہے جس میں حدّ اوسط جس طرح نتیجہ کے علم کی علت ہے، حقیقت میں بھی علت ہو۔جیسے: ''زمین دھوپ والی ہے'' (صغریٰ) اور ''ہر دھوپ والی چیز روشن ہوتی ہے'' (کبریٰ) پس ''زمین روشن ہے'' (نتیجہ)۔اس قیاس میں حدِّ اوسط ''دھوپ والی'' ہے۔اسی کے

توسط سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ”زمین روشن ہے“ اسی طرح حقیقت میں بھی دھوپ والی ہونا روشن ہونے کی علت ہے۔

دلیلِ انی : وہ قیاس ہے جس میں حدّ اوسط صرف نتیجہ کے علم کی علت ہو، حقیقت میں علت نہ ہو، بلکہ واقع میں معاملہ الٹا ہو۔جیسے: یہ کہنا کہ” زمین روشن ہے“ (صغریٰ) اور ”ہر روشن چیز دھوپ والی ہے“ (کبریٰ) پس ”زمین دھوپ والی ہے“ (نتیجہ) اس قیاس میں حد اوسط ”روشن ہونا“ ہے اس کے ذریعہ ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ زمین دھوپ والی ہے، مگر حقیقت میں دھوپ والی ہونے کی علت روشنی نہیں ہے، روشنی تو بجلی کی بھی ہوسکتی ہے، بلکہ معاملہ الٹا ہے، کیوں کہ دھوپ کی وجہ سے روشنی ہوتی ہے روشنی کی وجہ سے دھوپ نہیں ہوتی۔

چالیسواں سبق

(تمرینی)

حجت کی کتنی قسمیں ہیں؟	قیاس کی تعریف اور مثال بیان کرو؟
اصغر کس کو کہتے ہیں؟	اکبر کس کو کہتے ہیں؟
مقدمۂ قیاس کس کو کہتے ہیں؟	صغریٰ کس کو کہتے ہیں؟
کبریٰ کس کو کہتے ہیں؟	حدِّ اوسط کس کو کہتے ہیں؟
نتیجہ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟	شکل کی تعریف کرو
شکلِ اول کی تعریف مع مثال بیان کرو	شکلِ دوم کی تعریف مع مثال بیان کرو

شکلِ سوم کی تعریف مع مثال بیان کرو	شکلِ چہارم کی تعریف مع مثال بیان کرو
قیاس کی کتنی قسمیں ہیں؟	قیاسِ استثنائی کی تعریف اور مثال بیان کرو
قیاسِ استثنائی بنانے کا کیا طریقہ ہے؟	قیاسِ استثنائی کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
قیاس اقترانی کی تعریف اور مثال بیان کرو	قیاسِ اقترانی کی وجہ تسمیہ بیان کرو
استقرا کے لغوی معنی کیا ہیں؟	استقرا کی تعریف مع مثال بیان کرو
استقرا کا حکم کیا ہے؟	تمثیل کے لغوی معنی کیا ہیں؟
تمثیل کی تعریف اور مثال بیان کرو؟	تمثیل میں کتنی چیزیں ہوتی ہیں؟
اصل کس کو کہتے ہیں؟	فرع کس کو کہتے ہیں؟
علت کس کو کہتے ہیں؟	حکم کس کو کہتے ہیں؟
تمثیل کا حکم کیا ہے؟	قیاس میں نتیجہ کا علم کیسے ہوتا ہے؟
دلیلِ لمی کی تعریف مع مثال بیان کرو	دلیلِ انی کی تعریف مع مثال بیان کرو

اکتالیسواں سبق

مادۂ قیاس کا بیان

ہر قیاس کی ایک صورت ہوتی ہے اور ایک مادہ۔

صورتِ قیاس: قیاس کی وہ ہیئت ہے جو ترتیبِ مقدمات اور حدّ اوسط کے ملانے سے حاصل ہوتی ہے۔اس کو شکل بھی کہتے ہیں۔سبق نمبر ۳۵ میں اس کی تفصیل آچکی ہے۔

مادۂ قیاس: مقدّماتِ قیاس کے مضامین ومعانی ہیں، جو کبھی یقینی ہوتے ہیں اور کبھی ظنی وغیرہ۔

قیاس کی مادہ کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں: قیاسِ برہانی، قیاسِ جدلی قیاسِ خطابی، قیاسِ شعری اور قیاسِ سفسطی اور ان کو صناعاتِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

۱۔قیاسِ برہانی : وہ قیاس ہے جو مقدماتِ یقینیہ سے بنے، خواہ وہ مقدمات بدیہی ہوں یا نظری۔ جیسے: ''حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں'' (صغریٰ) اور ''اللہ کا ہر رسول واجب الاطاعت ہے'' (کبریٰ) پس ''حضرت محمد ﷺ واجب الاطاعت ہیں'' (نتیجہ)۔

۲۔قیاسِ جدلی : وہ قیاس ہے جو مقدماتِ مشہورہ سے یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے بنے، خواہ وہ مقدمات صحیح ہوں یا غلط۔جیسے: ہندؤوں کا یہ کہنا کہ ''جانور ذبح کرنا برا ہے'' (صغریٰ) اور ''ہر برا کام واجب الترک ہے'' (کبریٰ) پس ''جانور کا ذبح کرنا واجب الترک ہے'' (نتیجہ)۔(باقی اقسام آیندہ سبق میں آئیں گی۔)

بیالیسواں سبق

قیاس کے باقی اقسام

۳۔قیاسِ خطابی: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے بنے جن کے بارے میں غالب گمان صحیح ہونے کا ہو۔جیسے: ”کھیتی نفع بخش چیز ہے“ (صغریٰ) اور ”ہر نفع بخش چیز اختیار کرنے کے قابل ہے“ (کبریٰ) پس ”کھیتی کرنا اختیار کرنے کے قابل ہے“ (نتیجہ)۔

۴۔قیاسِ شعری: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے بنے جو محض خیالی ہوں خواہ واقع میں سچے ہوں یا جھوٹے۔جیسے: زید چاند ہے (صغریٰ) اور ہر چاند روشن ہے (کبریٰ) پس زید روشن ہے (نتیجہ)

۵۔قیاسِ سفسطی : وہ قیاس ہے جو وہمی اور جھوٹے مقدمات سے بنے۔جیسے: ”ہر موجود چیز اشارہ کے قابل ہے“ (صغریٰ) اور ”جو اشارہ کے قابل ہے جسم والا ہے“ (کبریٰ) پس ”ہر موجود جسم والا ہے“(نتیجہ)۔

یا گھوڑے کی تصویر کے بارے میں کہیں کہ ”یہ گھوڑا ہے“ (صغریٰ) اور ”ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے“ (کبریٰ) پس ”یہ ہنہنانے والا ہے“ (نتیجہ)۔

فائدہ: صناعاتِ خمسہ میں سے معتبر صرف برہان ہے، وہی مفیدِ یقین ہے، باقی کوئی مفیدِ ظن ہے اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

تینتالیسواں سبق

یقینی مقدمات کی چھ قسمیں ہیں:

اولیات، فطریات، حدسیات، مشاہدات، تجربیات اور متواترات۔

اوّلیات وہ قضایا ہیں کہ صرف موضوع و محمول کے ذہن میں آنے سے عقل ان کو تسلیم کرلے، دلیل کی بالکل ضرورت نہ ہو	جیسے: کل جز سے بڑا ہوتا ہے
فطریات وہ قضایا ہیں کہ جب وہ ذہن میں آئیں تو ان کی دلیل ذہن سے غائب نہ ہو	جیسے: چار جفت ہے اور تین طاق ہے
حدسیات وہ قضایا ہیں جن کی طرف ذہن ایک دم پہنچ جائے،صغریٰ کبریٰ ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے	جیسے: فن نحو کے ماہر سے پوچھا جائے کہ مساجدُ کیا ہے؟ تو وہ فوراً کہے گا کہ غیر منصرف ہے، جمع منتہی الجموع کا وزن ہے
مشاہدات وہ قضایا ہیں جو حواسِ خمسہً ظاہرہ یا حواسِ خمسہً باطنہ سے جانے گئے ہوں	جیسے: سورج روشن ہے، یہ آنکھ کے ذریعہ معلوم کیا گیا ہے۔اور ہمیں بھوک پیاس لگتی ہے، یہ حواسِ باطنی کے ذریعہ حکم کیا گیا ہے
تجربیات وہ قضایا ہیں جو بار بار کے تجربہ سے معلوم ہوئے ہوں	جیسے: گل بنفشہ زکام کے لیے نافع ہے۔یہ بات بار بار کے تجربے سے معلوم ہوئی ہے
متواترات وہ قضایا ہیں جو لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کے ذریعہ معلوم ہوئے ہوں جن کا جھوٹ پر اتفاق کرلینا عقل باور نہ کرے	جیسے: قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں۔یہ باتیں ہم کو ایسی خبروں سے معلوم ہوئی ہیں کہ ہم ان کو جھوٹ نہیں کہہ سکتے ہیں

چوالیسواں سبق

(تمرینی)

صورتِ قیاس کس کو کہتے ہیں؟	مادۂ قیاس کس کو کہتے ہیں؟
مادہ کے اعتبار سے قیاس کی کتنی قسمیں ہیں؟	قیاسِ برہانی کی تعریف مع مثال بیان کرو
قیاسِ جدلی کی تعریف مع مثال بیان کرو	قیاسِ خطابی کی تعریف مع مثال بیان کرو
قیاسِ شعری کی تعریف مع مثال بیان کرو	قیاسِ سفسطی کی تعریف مع مثال بیان کرو
صناعاتِ خمسہ کیا ہیں؟	صناعاتِ خمسہ میں سے معتبر کون ہے؟
مقدماتِ یقینیہ کتنے ہیں؟	اولیات کی تعریف مع مثال بیان کرو
فطریات کی تعریف مع مثال بیان کرو	حدسیّات کی تعریف مع مثال بیان کرو
مشاہدات کی تعریف مع مثال بیان کرو	تجربیات کی تعریف مع مثال بیان کرو
متواترات کی تعریف مع مثال بیان کرو	

پینتالیسواں سبق

(تمرینی)

تصدیقات تمام ہوئے اور اس کے ساتھ کتاب پوری ہوئی۔

ذیل میں تصدیقات کی تمام اصطلاحیں یکجا لکھی جاتی ہیں ان کو خوب یاد کرلو، اور آپس میں ایک دوسرے سے سوالات کرو اور استاذ صاحب بھی سوالات کریں۔

قضیہ	موجبہ	سالبہ	حملیہ	شرطیہ
موضوع	محمول	رابطہ	مقدم	تالی
مخصوصہ (شخصیہ)	طبعیہ	محصورہ (مسورہ) مہملہ	محصوراتِ اربعہ	موجبہ کلیہ
موجبہ جزئیہ	سالبہ کلیہ	سالبہ جزئیہ	متصلہ	منفصلہ
متصلہ لزومیہ	متصلہ اتفاقیہ	منفصلہ عنادیہ	منفصلہ اتفاقیہ	حقیقیہ
مانعۃ الجمع	مانعۃ الخلو	تناقض	نقیض	نقیضین
وحداتِ ثمانیہ	وحدتِ موضوع	وحدتِ محمول	وحدتِ مکان	وحدتِ شرط
وحدتِ اضافت	وحدتِ جزو کل	وحدتِ قوت و فعل	وحدتِ زمان	عکسِ مستوی
قیاس	اصغر	اکبر	مقدمۂ قیاس	صغریٰ
کبریٰ	حدّ اوسط	شکل	اشکالِ اربعہ	قیاس استثنائی
قیاسِ اقترانی	استقرا	تمثیل	اصل	فرع
علت	حکم	دلیلِ لمی	دلیل انی	صورتِ قیاس
مادۂ قیاس	قیاسِ برہانی	قیاسِ جدلی	قیاسِ خطابی	قیاسِ شعری

قیاسِ سفسطی	صناعاتِ خمسہ	مقدماتِ یقینیہ	اولیات	فطریات
حدسیات	مشاہدات	تجربیات	متواترات	

ضمیمہ

کتاب میں جو تمرینات ہیں، کسی مصلحت سے ان کا حل یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

سبق نمبر1

سوال	جواب
زید کا گھوڑا	تصور (مرکبِ اضافی ہے)
عمرو کی بیٹی	تصور (مرکبِ اضافی ہے)
زید کا غلام	تصور (مرکبِ اضافی ہے)
ٹوپی	تصور (مفرد کلمہ ہے)

اچھی ٹوپی	تصوّر (مرکبِ توصیفی ہے)
بکر خالد کا بیٹا ہوگا	تصور (ہوگا کہنے سے شک ظاہر ہو رہا ہے اور شک تصدیق نہیں ہے)
ٹھنڈا پانی	تصور (مرکب توصیفی ہے)
حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں	تصدیق (جملہ تامہ خبریہ یقینیہ ہے)
جنت	تصور (مفرد کلمہ ہے)
دوزخ	تصور (مفرد کلمہ ہے)
جنت کی نعمتیں	تصور (مرکبِ اضافی ہے)
دوزخ کا عذاب	تصور (مرکب اضافی ہے)
جنت برحق ہے	تصدیق (جملۂ تامہ خبریہ یقینیہ ہے)
قبر کا عذاب حق ہے	تصدیق (جملہ تامہ خبریہ یقینیہ ہے)
دہلی	تصوّر (مفرد کلمہ ہے)
مکہ معظمہ	تصورِ (مرکبِ توصیفی ہے)

سبق نمبر2

سوال	جواب

پل صراط	تصورِ نظری (دوزخ کے اوپر جنت میں جانے کے لیے پل)
جنت	تصورِ نظری (آخرت میں نیک لوگوں کا ٹھکانا)
دوزخ	تصورِ نظری (آخرت میں برے لوگوں کا ٹھکانا)
قبر کا عذاب	تصورِ نظری (عالم برزخ میں برے لوگوں کو ہونے والی سزا)
چاند	تصورِ بدیہی
سورج	تصورِ بدیہی
آسمان	تصورِ بدیہی
زمین	تصورِ بدیہی
دوزخ موجود ہے	تصدیقِ نظری (کیوں کہ دلیل قائم کرنے کی ضرورت ہوگی)
میزانِ عمل	تصورِ نظری (اعمال کا تلنا آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتا)
جنت کی نعمتیں	تصورِ نظری (کیوں کہ جب جنت ہی تصور نظری ہے تو اس کی نعمتیں بدرجہ اُولیٰ نظری ہوں گی)
عمرو کا بیٹا کھڑا ہے	تصدیقِ بدیہی
حوضِ کوثر	تصورِ نظری (میدانِ قیامت کا وہ حوض جو جنت کی نہر کوثر سے بھرا جائے گا جس سے نیک اہلِ حشر پییں گے)
کوثر جنت کی نہر ہے	تصدیقِ نظری
آفتاب روشن ہے	تصدیقِ بدیہی

بغداد	جو جانتا ہے اس کے لیے تصور بدیہی اور جو نہیں جانتا اس کے لیے تصور نظری
امریکہ	تصوربدیہی یا نظری
معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے	مسلمان کے لیے تصدیقِ بدیہی اور کافر کے لیے تصدیقِ نظری۔

سبق نمبر 6

سوال	جواب
سر کا ہلانا۔ہاں یا نہیں	دلالتِ غیر لفظیہ وضعیّہ
سرخ جھنڈی۔ریل کا ٹھہرنا	دلالتِ غیر لفظیہ وضعیّہ
دھوپ۔آفتاب	دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ
اوہ اوہ۔رنج وصدمہ	دلالتِ لفظیہ طبعیہ
قلم	مدلول لکھنے کا آلہ اور دلالتِ لفظیہ وضعیہ
تختی	مدلول لکڑی کا چھوٹا تختہ جس پر بچے لکھتے ہیں اور دلالتِ لفظیہ وضعیہ
مدرسہ	مدلول تعلیم گاہ اور دلالتِ لفظیہ وضعیّہ
زید	مدلول وہ شخص ہے جس کا نام زید ہے اور دلالتِ لفظیہ وضعیّہ

انسان	مدلول ہم لوگ ہیں، یعنی اللہ کی وہ مخلوق جس کی تعریف حیوانِ ناطق ہے اور دلالتِ لفظیہ وضعیّہ

سبق نمبر7

سوال	جواب
نابینا۔آنکھ	دلالتِ التزامی
لنگڑا۔ٹانگ	دلالتِ التزامی
درخت۔شاخیں	دلالتِ تضمنی
نکٹا۔ناک	دلالتِ التزامی
ہدایہ۔کتاب الصوم	دلالتِ تضمّنی
حاتم طائی۔سخاوت	دلالتِ التزامی

سبق نمبر9

سوال	جواب
احمد	(مفرد)
مظفر نگر	(مفرد)

اسلام آباد	(مفرد، پاکستان میں ایک شہر کا نام)
عبد الرحمن	(مفرد،جب کہ نام ہو)
ظہر کی نماز	(مرکب)
رمضان کا روزہ	(مرکب)
ماہِ رمضان	(مفرد اور لفظ ماہ نام کا جز ہے)
جامع مسجد دہلی	(مفرد، کیوں کہ تینوں لفظ مل کر نام ہیں)
جامع مسجد دہلی خدا کا گھر ہے	(مرکب)

سبق نمبر10

سوال	جواب
گھوڑا	(کلی)
بکری	(کلی)
میری بکری	(جزئی)
زید کا غلام	(جزئی)
سورج	(کلی)
یہ سورج	(جزئی)
آسمان	(کلی)

یہ آسمان	(جزئی)
سفید چادر	(کلّی، کیوں کہ ہر سفید چادر پر اطلاق درست ہے)
سیاہ کرتہ	(کلی)
ستارہ	(کلی)
دیوار	(کلی)
یہ مسجد	(جزئی)
یہ پانی	(جزئی)
میرا قلم	(جزئی)

سبق نمبر11

سوال	جواب
جسم نامی۔درخت انار	درخت انار میں اول دوم کے لیے کلی ذاتی ہے
سرخ۔انار	انار میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے
حیوان۔فرس	فرس میں اول دوم کے لیے کلی ذاتی ہے
قوی۔گھوڑا	گھوڑا میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے
کشادہ۔مسجد	مسجد میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے
جسم۔پتھر	پتھر میں اول دوم کے لیے کلی ذاتی ہے
سخت۔پتھر	پتھر میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے

لوہا۔چاقو	چاقو میں اول دوم کے لیے کلی ذاتی ہے۔کیوں کہ چاقو کے دو اجزا ہیں، لوہا اور لکڑی۔
تیز۔چاقو	چاقو میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے
تیز۔ تلوار	تلوار میں اول دوم کے لیے کلی عرضی ہے

سبق نمبر12

سوال	جواب
حیوان۔فرس	حیوان جنس ہے فرس کے لیے
جسمِ نامی۔درخت انار	جسمِ نامی جنس ہے درختِ انار کے لیے، کیوں کہ جب اس کے ساتھ فصل ملے گی تب انار کا درخت دوسرے اجسامِ نامیہ سے ممتاز ہوگا
حیوان۔حساس	حساس فصل ہے حیوان کے لیے، کیوں کہ حساسیت قدیم نظریہ کے اعتبار سے صرف حیوانات میں پائی جاتی ہے
فرس۔صاہل	صاہل فصل ہے فرس کے لیے
جسمِ مطلق۔فرس	جسمِ مطلق جنس ہے فرس کے لیے
حمار۔ناہق	ناہق فصل ہے حمار کے لیے
ممیانا۔بکری	ممیانا فصل ہے بکری کے لیے

سبق نمبر13

سوال	جواب
انسان۔کاتب	کاتب خاصہ ہے انسان کا
انسان۔ قائم	قائم عرضِ عام ہے انسان کا
غنم۔ماشی	ماشی (چلنے والا)عرضِ عام ہے، غنم (بکری) کا۔
انسان۔ہندی	ہندی عرضِ عام ہے انسان کا، کیوں کہ ہندی ہونا انسان کی حقیقت سے خارج ہے اور ہندوستان کی ہر چیز ہندی ہے

سبق نمبر14

سوال	جواب
انسان اور گھوڑا کیا چیز ہیں؟	حیوان
گھوڑا اور بکری کیا ہیں؟	حیوان
درخت انگور اور پتھر کی حقیقت کیا ہے؟	جسم مطلق
آسمان، زمین اور زید کیا ہیں؟	جسم مطلق
سورج، چاند اور آم کا درخت کیا چیزیں ہیں؟	جسم مطلق
مکھی، چڑیا اور گدھا کیا ہیں؟	حیوان

انسان کی حقیقت کیا ہے؟	حیوانِ ناطق
گھوڑے کی ماہیت کیا ہے؟	حیوانِ صاہل
گدھے کی حقیقت کیا ہے؟	حیوانِ ناہق (رینکنے والا)
بکری، اینٹ اور پتھر کیا ہیں؟	جسمِ مطلق
پانی، ہوا اور حیوان کیا ہیں؟	جوہر

سبق نمبر15

سوال	جواب
ناطق	انسان کی فصلِ قریب ہے
جسم	انسان کی جنسِ بعید بھی ہے اور فصلِ بعید بھی
جسمِ نامی	انسان کی جنسِ بعید بھی اور فصلِ بعید بھی
ناہق	گدھے کی فصلِ قریب ہے
صاہل	گھوڑے کی فصلِ قریب ہے
حساس	انسان کی فصل بعید ہے
نامی	انسان اور دیگر حیوانات کے لیے جنسِ بعید بھی ہے اور فصلِ بعید بھی ہے

سبق نمبر18

جواب	سوال
حیوان اور فرس میں عموم وخصوص مطلق ہے، اول عام مطلق اور ثانی خاص مطلق ہے	حیوان۔فرس
انسان اور حجر میں تباین ہے	انسان۔ حجر
جسم اور حمار میں عموم وخصوص مطلق ہے، اول عام مطلق اور ثانی خاص مطلق ہے	جسم۔حمار
حیوان اور اسود میں عموم وخصوص من وجہٍ ہے، مادّۂ اجتماعی کالی بھینس ہے اور مادۂ افتراقی سفید بیل اور سیاہ ٹوپی ہیں	حیوان۔اسود
جسمِ نامی اور کھجور کے درخت میں عموم وخصوص مطلق ہے، اول عام مطلق اور ثانی خاص مطلق ہے	جسم نامی۔کھجور کادرخت
حجر اور جسم میں عموم وخصوص مطلق ہے	حجر۔ جسم
انسان اور غنم میں تباین ہے	انسان۔غنم
رومی اور انسان میں عموم وخصوص مطلق ہے، اول خاص مطلق اور ثانی عام مطلق ہے	رومی۔انسان
غنم اور حمار میں تباین ہے	غنم۔حمار
فرس اور صاہل میں تساوی ہے	فرس۔صاہل

حساس۔حیوان	حساس اور حیوان میں تساوی ہے

سبق نمبر19

سوال	جواب
جوہرِ ناطق	جوہرِ ناطق حدّ ناقص ہے انسان کی، کیوں کہ جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہے
جسمِ نامی ناطق	جسمِ نامی ناطق حد ناقص ہے انسان کی
جسمِ حساس	جسمِ حساس حد ناقص ہے حیوان کی، کیوں کہ جسمِ حیوان کی جنسِ بعید ہے اور حساس فصلِ قریب ہے
جسمِ متحرک بالارادہ	جسمِ متحرک بالارادہ حدّ ناقص ہے حیوان کی، کیوں کہ جنس بعید اور فصلِ قریب سے مرکب ہے
حیوانِ صاہل	حیوانِ صاہل حدّ تام ہے فرس کی
حیوانِ ناہق	حیوانِ ناہق حدّ تام ہے حمار کی
جسمِ ناہق	جسمِ ناہق حدّ ناقص ہے حمار کی
حساس	حساس حدِّ ناقص ہے حیوان کی، کیوں کہ یہ تعریف صرف فصل قریب سے ہے
ناطق	ناطق حدّ ناقص ہے انسان کی

الکلمۃ لفظٌ وُضِع لمعنی مفردٍ	الکلمۃ الخ حدِّ تام ہے کلمہ کی، کیوں کہ اس میں لفظٌ جنسِ قریب ہے اور وُضِعَ الخ فصل قریب ہے
الفعلُ کلمۃ دلت علیٰ معنی فی نفسہا مقترناً بأحدِ الأزمنۃ الثلاثۃ	الفعل الخ حدِّ تام ہے فعل کی، کیوں کہ کلمۃٌ جنسِ قریب ہے اور دَلّت الخ فصلِ قریب ہے

سبق نمبر23

سوال	جواب
عمرو مسجد میں ہے	قضیہ شخصیہ ہے
حیوان جنس ہے	قضیہ طبعیہ ہے
ہر گھوڑا ہنہناتا ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے
کوئی گدھا بے جان نہیں ہے	محصورہ سالبہ کلیہ ہے
بعض انسان لکھنے والے ہیں	محصورہ موجبہ جزئیہ ہے
بعض انسان اَن پڑھ ہیں	محصورہ موجبہ جزئیہ ہے
ہر گھوڑا جسم والا ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے
کوئی پتھر انسان نہیں	محصورہ سالبہ کلیہ ہے
ہر جان دار مرنے والا ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے

ہر متکبر ذلیل ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے
ہر متواضع معزز ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے
ہر حریص خوار ہے	محصورہ موجبہ کلیہ ہے

سبق نمبر25

سوال	جواب
اگر یہ شے گھوڑا ہے تو جسم ضرور ہے	شرطیہ موجبہ متصلہ لزومیہ ہے
اگر گھوڑا ہنہنانے والا ہے تو انسان جسم والا ہے	شرطیہ موجبہ متصلہ اتفاقیہ ہے
یہ بات نہیں ہے کہ اگر رات ہوگی توسورج نکلا ہوا ہو	شرطیہ سالبہ متصلہ لزومیہ ہے، کیوں کہ رات کے پائے جانے پر سورج نکلنے کی نفی لازمی ہے
اگر سورج نکلے گا تو زمین روشن ہوگی	شرطیہ موجبہ متصلہ لزومیہ ہے
اگر وضو کرو گے تو نماز صحیح ہوگی	شرطیہ موجبہ متصلہ لزومیہ ہے
اگر ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کرو گے تو جنت میں جاؤ گے	شرطیہ موجبہ متصلہ لزومیہ ہے

سبق نمبر26

سوال	جواب
یہ شے گھوڑا ہے یا گدھا	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور مانعۃ الجمع ہے
یہ چیز یا تو جان دار ہے یا سپید ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ اتفاقیہ ہے
زید عالم ہے یا جاہل ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اورحقیقیہ ہے
عمر بولتا ہے یا گونگا ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے
بکر شاعر ہے یا کاتب	شرطیہ موجبہ منفصلہ اتفاقیہ ہے
زید گھر میں ہے یا مسجد میں	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے
خالد بیمار ہے یا تندرست ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے
زید کھڑا ہے یا بیٹھا ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور مانعۃ الجمع ہے
آدمی نیک بخت ہے یا بد بخت ہے	شرطیہ موجبہ منفصلہ عنادیہ اور حقیقیہ ہے

سبق نمبر31

سوال	جواب
ہر گھوڑا جان دار ہے	اس کی نقیض ہے بعض گھوڑے جان دار نہیں ہیں

بعض جان داروں میں سے بکری ہے	اس کی نقیض ہے کوئی جانور بکری نہیں ہے
کوئی انسان درخت نہیں ہے	اس کی نقیض ہے بعض انسان درخت ہیں
عمرو مسجد میں ہے اور عمرو گھر میں نہیں ہے	ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ وحدتِ مکان کی شرط مفقود ہے
بکر زید کا بیٹا ہے اور بکر عمرو کا بیٹا نہیں ہے	ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ وحدتِ اضافت کی شرط مفقود ہے
فرنگی گورا ہے اور فرنگی گورا نہیں ہے	ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ وحدتِ کل وجز کی شرط مفقود ہے۔پہلے قضیہ میں کھال مراد ہے اور دوسرے میں بال
ہر انسان جسم ہے	اس کی نقیض ہے بعض انسان جسم نہیں
بعض سپید جان دار ہیں	اس کی نقیض ہے کوئی سپید جان دار نہیں
بعض جان دار گدھا نہیں ہے	اس کی نقیض ہے ہر جان دار گدھا ہے
بعض انسان لکھنے والے ہیں	اس کی نقیض ہے کوئی انسان لکھنے والا نہیں ہے
بعض بکریاں کالی نہیں	اس کی نقیض ہے ہر بکری کالی ہے
زید رات کو سوتا ہے اور زید دن کو نہیں سوتا ہے	ان میں تناقض نہیں، کیوں کہ وحدتِ زمان کی شرط مفقود ہے

سبق نمبر32

جواب	سوال
اس کا عکسِ مستوی ہے بعض جسم والے انسان ہیں	ہر انسان جسم والا ہے
اس کا عکس ہے کوئی بے جان گدھا نہیں ہے	کوئی گدھا بے جان نہیں ہے
اس کا عکس ہے کوئی عاقل گھوڑا نہیں ہے	کوئی گھوڑا عاقل نہیں ہے
اس کا عکس ہے بعض ذلیل حریص ہیں	ہر حریص ذلیل ہے
اس کا عکس ہے بعض پیارے قناعت کرنے والے ہیں	ہر قناعت کرنے والا پیارا ہے
اس کا عکس ہے بعض سجدہ کرنے والے نمازی ہیں	ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے
اس کا عکس ہے بعض خدا کو ایک جاننے والے مسلمان ہیں	ہر مسلمان خدا کو ایک جاننے والا ہے
اس کا عکسِ مستوی ہے بعض نماز نہ پڑھنے والے مسلمان ہیں	بعض مسلمان نماز نہیں پڑھتے
اس کا عکسِ مستوی ہے بعض روزہ رکھنے والے مسلمان ہیں	بعض مسلمان روزہ رکھتے ہیں
اس کا عکسِ مستوی ہے بعض نمازی مسلمان ہیں	بعض مسلمان نمازی ہیں

سبق نمبر35

سوال	جواب
ہر انسان ناطق ہےاور ہر ناطق جسم ہے	ہر انسان ناطق ہے (صغریٰ) اور ہر ناطق جسم ہے (کبریٰ) پس ہر انسان (اصغر) جسم (اکبر) ہے (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''ناطق'' ہے
ہر انسان جان دار ہےاور کوئی جان دار پتھر نہیں	ہر انسان جان دار ہے (صغریٰ) اور کوئی جان دار پتھر نہیں (کبریٰ) پس کوئی انسان (اصغر) پتھر (اکبر) نہیں ہے (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''جان دار'' ہے
بعض جان دار گھوڑے ہیںاور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے	بعض جان دار گھوڑے ہیں (صغریٰ) اور ہر گھوڑا ہنہنانے والا ہے (کبریٰ) پس بعض جان دار (اصغر) ہنہنانے والے (اکبر) ہیں (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''گھوڑا'' ہے
بعض مسلمان نمازی ہیںاور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے	بعض مسلمان نمازی ہیں (صغریٰ) اور ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے (کبریٰ) پس بعض مسلمان (اصغر) اللہ کے پیارے(اکبر) ہیں (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''نمازی''ہے

بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیںاور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا	بعض مسلمان ڈاڑھی منڈانے والے ہیں (صغریٰ) اور کوئی ڈاڑھی منڈانے والا اللہ کو نہیں بھاتا (کبریٰ) پس بعض مسلمان (اصغر) اللہ کو نہیں بھاتے (اکبر) (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''ڈاڑھی منڈانے والے'' ہے
ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہےاور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا فرماں بردار ہے	ہر نمازی سجدہ کرنے والا ہے (صغریٰ) اور ہر سجدہ کرنے والا اللہ کا فرماں بردار ہے (کبریٰ) پس ہر نمازی (اصغر) اللہ کا فرماں بردار (اکبر) ہے (نتیجہ) اور حدِّ اوسط ''سجدہ کرنے والا'' ہے

تَمَّ الکِتَابُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔